باپ کی شفقت
ملک محمد اشرف نقشبندی
شمع بک ایجنسی الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا

اور اللہ کی بندگی کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔

(پارہ ۵ رکوع ۳)

باپ کی شفقت

نتیجۂ فکر

از رئیس القلم ممتاز الشعراء پیر ملک محمد اشرف نقشبندی القادری
ساکن کلر یالہ گجراں ڈاک خانہ سید تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

ناشر

شمع بک ایجنسی اولمپک پلازہ اردو بازار لاہور
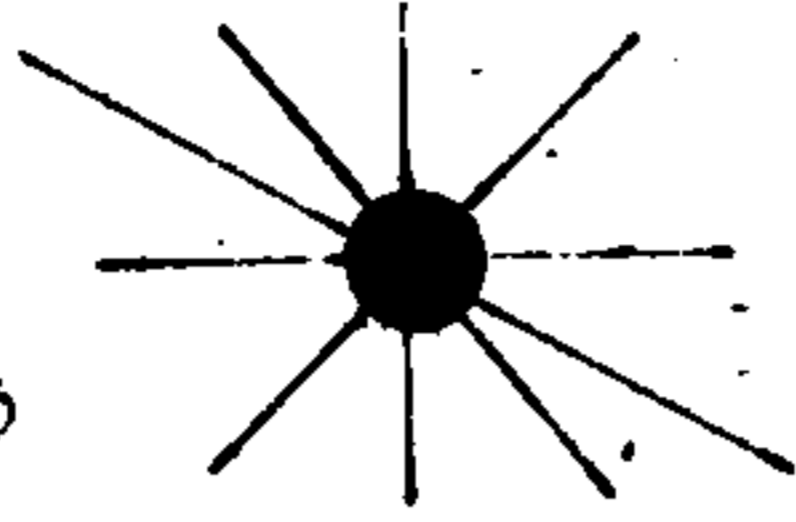
نام کتاب ______ باپ کی شفقت

مُصنّف ______ پیر ملک محمد اشرف نقشبندی القادری

نظر ثانی ______ پیر اورنگ زیب قاسمی

دربار عالیہ موہڑہ شریف مری

ناشر ______ صابر حسین

بار اوّل ______ ۲۰۰۱ء

تعداد ______ ایک ہزار

قیمت ______ روپے

ضخامت ______ ۱۴۴ صفحات

نیا ایڈیشن معہ اضافہ

سٹاکسٹ

شمع بک ایجنسی الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹	گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا۔	۸۱
۴۰	ماں باپ کا اولاد پہ کیا حق ہے۔	۸۸
۴۱	احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم	۹۲
۴۲	باپ کی سفارش، باپ کی دعا سے نبوت مل گئی	۹۷
۴۳	مثالی باپ بیٹا۔	۹۸
۴۴	باپ بیٹے کی قبر سے لپٹ گیا۔	۱۰۴
۴۵	باپ کو بیٹے کے غم نے ختم کر دیا۔	۱۰۸
۴۶	ماں باپ کی وفات کے بعد سلوک کی صورتیں۔	۱۱۰
۴۸	دعائے مغفرت حسن سلوک کی ایک صورت۔	۱۱۲
۴۹	ماں باپ کے ایصال ثواب کے لئے نماز اور روزہ	۱۱۳
۵۰	اولاد کو نافرمانی کا موقع نہ دینا بہتر ہے۔	۱۱۸
۵۱	زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے دُعا۔	۱۱۹
۵۲	صاحب قبر کے ادب کو ملحوظ رکھنے کی تاکید	۱۱۹
۵۳	ماں باپ کا شکریہ	۱۲۵
۵۴	مقام والدین	۱۲۶
۵۵	سورۃ الکوثر	۱۲۹
۵۶	نماز کے فضائل	۱۳۰
۵۷	شب برأت کے نوافل	۱۳۶
۵۸	کام سے کہو کہ میں نے نماز پڑھنی ہے	۱۴۳
۵۹	فہرست کتب	۱۴۴

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِنَا انبیا وَعَلٰی آبادہٖ اَجْمَعِیْن.
اَمَّا بَعْدُ
فَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

کتاب لاجواب "باپ کی شفقت" مصنف خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندا القادری آف کلر یالہ گجراں کی اُمت مسلمہ کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔

سرورِ اُنس و جان، رحمت عالمیان، تاجدارِ کائنات، باعث تخلیق موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیائے انسانیت کو حق کے راستے سے روشناس فرمایا اور اسلام جیسا مکمل ضابطۂ حیات اور دستور العمل تاقیامت عطا فرمایا۔ اسلامی عبادات، معاملات اور عقائد کا حاصل یہ ہے کہ قادرِ مطلق خالق و مالک کائنات کی رضا جوئی ہر ابن آدم کا مقصود و مطلوب ہو اور اسلام نے عقائد کی درستگی کے بعد سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا وہ معاملات ہیں، جس کا معاملہ خدا اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہو وہ شخص مقام محبوبیت پالیتا ہے حقوق العباد کا تعلق معاملات سے ہے۔ جب تک حقوق العباد ادا نہ ہوں تو حقوق اللہ کی ادائیگی کما حقہ ثمر آور ثابت نہیں ہوتی کیوں کہ مخلوق خالق کے کنبے کی حیثیت رکھتی ہے؛

سرورِ کائنات ؐ کی حدیث مبارک ہے کہ بروز قیامت میدان محشر میں اللہ تعالیٰ ایک بندے سے فرمائیں گے "اے بندے دُنیا میں میں بیمار ہوا تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ مجھے بھوک لگی تھی تو نے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب آپ تو بیمار نہیں ہوتے نہ ہی آپ کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ فرمائیں گے یاد کر میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ الخ

جو شخص مخلوق کا خیال رکھتا ہے خالق اس کا خیال رکھتا ہے اور اس کے بگڑے کاموں کو سنوار دیتا ہے اور حقوق العباد میں کوتاہی سے دارین کا خسران حاصل ہوتا ہے۔ جناب سرورِ کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم مفلس کس کو کہتے ہیں۔ عرض کیا مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ اور دولت نہ ہو۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیک اعمال لے کر حاضر ہوگا۔ دعوے شروع ہوں گے تو نیک اعمال دعویداروں کو دے دیئے جائیں گے اور بندے کا نیکیوں سے ہاتھ خالی ہو جائے گا۔ اور ابھی حقوق باقی رہیں گے تو حقداروں کے گناہ اس پر لاد کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہی مفلس ہے۔ (مفہوم احادیث)

حقوق العباد میں سب سے زیادہ زور ماں باپ کے حقوق پر دیا گیا ہے۔ ماں باپ کا رُتبہ بہت زیادہ ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ زندگی میں ماں باپ کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے ان کی ہر جائز خواہش کو پورا کیا جائے اور اُن کے وصال کے بعد ایصال ثواب کے لئے اہتمام کیا جائے۔

ماں باپ کی دُعا اولاد کے حق میں ایسے قبول ہوتی ہے جیسے نبیؐ کی دعا اپنے اُمتی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ تین قسم کے اشخاص کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔
(۱) مشرک (۲) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۳) والدین کا نافرمان۔
حضرت ابن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیماری کے عالم میں میں نے والدہ کی خدمت کی ذمہ داری لے لی تھی اور ان کا پاخانہ خود اٹھایا کرتا تھا۔ میرے ایک دوست نے مجھے کچھ رقم بھیجی کہ اس رقم سے ایک ملازم رکھ لو جو تمہاری والدہ کا پاخانہ اٹھایا کرے۔ میں نے جواب دیا۔ میری والدہ نے میرے بچپن میں میری خدمت خود کی تھی اور کسی کو پسند نہ کیا تھا ایسے ہی میں نے ان کی خدمت کے لئے کسی دوسرے کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر ذی شعور انسان اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ والدین کا مقام حقوق العباد میں سب سے زیادہ ہے اور اُن کی نافرمانی کرنے والا ہزار چلہ کشی کرتا پھرے، جنگلوں، بیابانوں میں ریاضتیں کرتا پھرے، وہ خدا کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق بخشے اور خصوصاً والدین کی رضامندی کے حصول کے اسباب مہیا فرمائے۔ آمین۔

والسلام ـــــــــ

سید عظمت حسین شاہ گیلانی، نقشبندی (ہزاروی) غفرلہٗ
خطیب مرکزی جامع مسجد النور کالونی راولپنڈی

الاهداء

نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم ۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

اِنِ اشکر لی ولوالدیک

تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر،

سو جو شخص اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتا ہے لیکن والدین کا نہیں کرتا تو اُس کا اللہ کا شکر کرنا بھی قبول نہیں۔

اَمَّا بَعْدُ

بندہ اس اپنی حقیر کاوش کو اپنے والد گرامی کی خدمت میں پیش کرتا ہے نیز میرے والدین جنہوں نے میری پرورش کر کے مجھے اس قابل بنایا کہ میں کچھ تحریر کر سکوں۔ ان کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ والسلام

طالبِ دعا و نگاہ

ملک محمد اشرف نقشبندی

انتساب جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم
اما بعد

قدوۃ السالکین، زبدۃ الاصفیاءؒ، مقتدائے ارباب طریقت، دانائے اسرارِ حقانی، مقبولِ بارگاہِ یزدانی حضرت قبلہ اعلیٰ حضرت پیر سیّد عبداللہ شاہ صاحب حسینیؒ ہمدانی آستانہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، قلندریہ، بھنگالی شریف کے نام جن کی روحانی توجہ سے مجھ ایسے خطا کار کو کتاب "باپ کی شفقت" کی ترتیب و تالیف کا شرف ملا۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

خاکپائے اولیاء
خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی

نذرِ عقیدت

شیخ طریقت، امیرِ شریعت، جامع معقول، زین العارفین قُدوۃ السالکین جگر گوشہ پیر سید عبداللہ شاہ صاحب حسینی، ہمدانی نور اللہ مرقدہٗ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ پیر سید محمد جابر علی شاہ صاحب حسینی، ہمدانی دامت فیوضہم زیب آستانہ عالیہ بھنگالی شریف کے حضور جن کی دینی و روحانی اور تبلیغی خدمات و توجہات کی بدولت ہزاروں گم گشتگان جادۂ حق، صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت پر گامزن ہیں۔ جن کی نگاہِ کرم اور روحانی توجہ سے ناچیز کو "باپ کی شفقت" کی ترتیب و تالیف کا شرف حاصل ہوا۔

میری قسمت سے الٰہی! پائیں گے یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چُنے اُن کے داماں کے لئے

طالبِ دعا
خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی

حسب الارشاد

٭ دربارِ عالیہ گولڑہ شریف خواجہ پیر مہر علی شاہؒ سجادہ نشین الحاج پیر سید غلام محی الدین المشہور بابوجی صاحب مدظلہٗ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف۔ اسلام آباد۔

○

٭ پیرِ طریقت پیر سیف الرحمٰن صاحب المعروف پیر مبارک صاحب نقشبندی قادری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ کھجوری شریف نزد باڑہ (پشاور)

○

٭ پیرِ طریقت آغا سید سردار جان صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ آغا لعل بادشاہؒ براستہ دینہ، منگلا ڈیم۔ ضلع جہلم۔

○

٭ پیرِ طریقت سائیں عبدالرشید صاحب حیدری، قلندر سجادہ نشین دربارِ عالیہ میام شریف بانجیری تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

○

٭ پیرِ طریقت الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب للّٰہی نقشبندی، قادری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ للہ شریف پنڈدادنخان ضلع جہلم

○

٭ پیرِ طریقت پیر محمد زاہد خان صاحب المعروف پیر خان صاحب سجادہ نشین مرکزی دربارِ عالیہ قاسمیہ، زاہدیہ موہڑہ شریف۔ مری

○

• پیر محمد افضل صاحب قادری ناظم اعلےٰ جامعہ قادریہ، عالمیہ مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات (پاکستان)

○

• پیر طریقت سخی چن پیر بادشاہ صاحب گیلانی، رزاقی، زیب آستانہ عالیہ غوث آباد شریف۔ ڈھوک فرمان علی نزد ڈھوک کھبہ) راولپنڈی۔

○

• پیر طریقت حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب زیب آستانہ عالیہ نیریاں شریف تراڑکھل ضلع پونچھ آزاد کشمیر۔

○

• پیر طریقت پیر سید عظمت علی شاہ المعروف چن جی سرکار زیب آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف گجرات (پاکستان)

○

• پیر سید انیس حیدر شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ جلالپور شریف تحصیل پنڈدادنخان۔ ضلع جہلم (پاکستان)

○

• پیر سید مقبول محی الدین گیلانی، القادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ کتھیل شریف۔ ڈیرہ غازی خان (پاکستان)

○

• الحاج صاحبزادہ پیر حمید الدین صاحب سیالوی، چشتی سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ، چشتیہ سیال شریف، تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا (پاکستان)

○

اظہارِ تشکر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَمَّا بَعْدُہٗ

میں ان جملہ احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب "باپ کی شفقت" کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری پوری پوری مدد فرمائی جو خاص طور پہ میرے شکریہ کے مستحق ہیں جن کے اسم گرامی ذیل میں درج کرتا ہوں۔

- علامہ سید محمد مختار شاہ صاحب خطیب پاکستان۔ گجرات

- علامہ مولانا غلام محی الدین سلطان صاحب خطیب اعظم جامع مسجد اٹک آئل کمپنی مورگاہ۔ راولپنڈی

- علامہ مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب ایم اے اسلامیات و عربی پشاور یونیورسٹی فاضل و مخلص بنوری ٹاؤن کراچی، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر کشمیر روڈ راولپنڈی۔

- علامہ مولانا پیر سید اعجاز حسین شاہ صاحب بخاری۔ چشتی دربار عالیہ حاجی شاہ شریف ضلع اٹک حال خطیب مرکزی جامع مسجد المینار نئی آبادی ڈھکریال، راولپنڈی

---

۶ علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب جامع مسجد اسلامیہ فصیح روڈ لاہور

---

۶ حضرت علامہ مولانا قاضی انوار الحق مہتمم دار العلوم ضیاء القرآن بازار گے ادگی ضلع مانسہرہ صوبہ سرحد پاکستان۔

---

۶ علامہ مولانا محمد قاسم عطاری، قادری، ہزاروی دار العلوم غوثیہ سبزی منڈی فرقان آباد نزد پولیس چوکی کراچی نمبر ۵

---

۶ علامہ شعلہ بیان مقرر اہلسنت والجماعت صاحبزادہ پیر سید مخدوم عباس شاہ صاحب حسینی، ہمدانی بھنگالی شریف تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

---

۶ علامہ مولانا محمد اکرم علوی صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد مریڑ حسن راولپنڈی۔ علامہ مفتی محمد اشرف صاحب سیالوی سیال شریف ضلع سرگودھا

---

۶ علامہ مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی گولڑوی حال خطیب جامع مسجد حنفیہ چشتیہ بہیر کلیال ڈاکخانہ و بمقام ایضاً ضلع راولپنڈی۔
(بمقام ڈھوک محمد داخلی کھوڑ ضلع اٹک)

---

۶ علامہ مولانا سراج الدین صدیقی صاحب خطیب اعظم جامع مسجد ڈھوک چراغ الدین۔ راولپنڈی۔

---

۶ شیخ القرآن اُستاد العلماء قاری الحاج عبد الحفیظ صاحب خطیب جامع مسجد چشتیہ غوثیہ موہڑہ نور۔ چک شہزاد فیڈرل ایریا ضلع اسلام آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کی جو ہمارے باپ کا خالق، مالک، رازق ہے جس نے ہمارے باپ کو اور ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں اُمتِ محمدی میں پیدا کیا۔ ہم نے پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ وہ اللہ جس نے ہماری نسل ایک نبی سے چلائی یعنی ابوالبشر کو مقام نبوت پر فائز کیا جس نے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کے آگے فرشتوں کو جھکایا۔ اور ہمیں یہ حکم سنایا۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا

اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

نعت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلوٰۃ و سلام اُس ذات بابرکات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جنہوں نے اپنی اُمت کی باپ سے بھی بڑھ کر تربیت کی جنہوں نے اپنی اُمت کو باپ کے درجات سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے بچیوں کے باپوں کے درجات بلند فرمائے جن کی وجہ سے باپ بچیوں کے قتل جیسے گھناؤنے جرم سے رُک گئے۔

صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جن کو ربّ نے بچیوں کا حقیقی باپ بنایا۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

باپ کیا ہے؟

امام ترمذی ابن ماجہ اور ابن حبان نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاحْفَظْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوْضَیِّعْہُ	والد جنّت کے دروازوں میں سے سب سے اچھا دروازہ ہے اب اولاد اس کی فرمانبرداری کر کے اس کی حفاظت کرے یا نافرمانی کر کے اسے ضائع کر دے۔

باپ جنّت کا اعلےٰ دروازہ ہے۔

باپ اولاد کے لئے سرپرست اعلےٰ ہے۔

باپ اولاد کے اخراجات برداشت کرتا ہے۔

باپ اولاد کو تعلیم دِلواتا ہے۔

باپ اولاد کی ہر مشکل کام میں مدد کرتا ہے۔

باپ کی پیشانی کی زیارت ایک مقبول حج کا ثواب رکھتی ہے۔

باپ اولاد کی محبتوں کا گہوارہ ہے۔

باپ اولاد کی سرپرستی اور رہنمائی کرتا ہے۔

باپ اللہ کی رحمت کا سایہ ہے۔

باپ اللہ کی رحمت کا سایہ ہے

باپ کی تعلیم سو استادوں سے بہتر ہے

باپ اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے

باپ اللہ کی صفت ربوبیت کا مظہر ہے

باپ گھر کی عمارت کا دروازہ ہے۔ دروازہ نہ ہو تو چور اور کتے داخل ہو جاتے ہیں

باپ گھر کی عمارت کا چھت ہے چھت نہ ہو تو گھر بدلتے موسم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

باپ گھر کی عمارت کا ستون ہے ستون نہ ہو تو چھت کے گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔

باپ سورج کی مانند ہے۔ سورج گرم تو ہوتا ہے مگر روشنی نہ دے تو اندھیرا چھا جاتا ہے فصلیں کچی رہ جاتی ہیں۔

باپ دنیا میں اولاد کے لئے بہترین رسائی اور سہارا ہے۔

باپ باپ کا احترام کرو تاکہ تمہاری اولاد تمہارا احترام کرے۔

باپ باپ کی عزت کرو تاکہ اس سے فیض یاب ہو سکو۔

باپ کا حکم مانو تاکہ خوشحال ہو سکو۔

باپ ایک کتاب ہے جس پر تجربات تحریر ہوتے ہیں اسے دور مت کرو۔

باپ ایک مقدس محافظ ہے جو ساری زندگی خاندان کی نگرانی کرتا ہے۔

باپ کے آنسو تمہارے دکھ سے نہ گریں ورنہ اللہ تم کو جنت سے گرا دے گا۔

باپ کے سامنے اونچا نہ بولو ورنہ اللہ تم کو نیچا کر دے گا۔

باپ کے سامنے نظر جھکا کے رکھو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں بلند کر دے۔

باپ باپ کی باتیں غور سے سنو تاکہ دوسروں کی نہ سننی پڑیں۔

باپ کی سختی برداشت کرو تاکہ باکمال ہو سکو۔

باپ سونا ہے اور ماں چاندی ہے ہر بچے کا ایک حقیقی باپ ہے۔

باپ ایک ذمہ دار ڈرائیور ہے جو گھر کی گاڑی اپنے خون پسینہ سے چلاتا ہے
باپ اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے جو اولاد کی خوشیوں اور غمیوں میں برابر کا شریک ہے
باپ اولاد کے لئے ایک بہترین وکیل ہے جو مرنا قبول کر لیتا ہے لیکن اولاد پر آنچ نہیں آنے دیتا۔
باپ انتہائی جفاکش ہے جو مشکل سے مشکل کام خود کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
باپ ہر زندہ چیز کا باپ ہوتا ہے لیکن واحد انسان کا باپ ہے جو سب سے زیادہ عرصہ تک یعنی تاحیات بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ماں باپ میں سے اکثر باپ کو سخت طبیعت بنایا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو بچے شیطان کے پھندے میں پھنس جاتے ماں کو چاندی کی طرح ٹھنڈا بنایا ہے اور باپ کو سورج کی طرح گرم۔ ہر بچے کا ایک حقیقی باپ اور ایک حقیقی ماں ہے۔ ماں چاند ہے تو باپ سورج۔ اور یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ چاند سورج ہی سے روشنی لیتا ہے ماں اگر جنت ہے تو باپ اعلےٰ دروازہ ہے۔ ماں جنم دیتی ہے تو باپ زندگی دیتا ہے ماں چلنا سکھاتی ہے تو باپ دوڑنا سکھاتا ہے۔ ماں کھڑا ہونا سکھاتی ہے تو باپ کھڑا رہنا سکھاتا ہے۔ ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے تو باپ دونوں کی حفاظت کرتا ہے ماں گھر سجاتی ہے تو باپ گھر بناتا ہے۔ ماں کی گود مدرسہ ہے تو باپ اس کی عمارت ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہے تو باپ ہی اسے جنت دیتا ہے۔ ماں بہت ہی شفیق ہوتی ہے تو باپ بہت مہربان ہوتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ باپ کی رضا میں رب کی رضا ہے۔ رب کو راضی کرنا ہے تو پہلے باپ کو راضی کریں۔ ماں باپ کی ناراضگی تمہارے لئے دونوں جہان کی ناراضگی اور سزا حتیٰ کہ دوزخ میں داخل ہونے کا باعث ہوگا۔

باپ کی شفقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی
آلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ
مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا اَبَدًا ٥ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر اپنی عبادت کے ساتھ ماں باپ کی
اطاعت کا ذکر فرمایا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط

ترجمہ:۔ اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے
ساتھ بھلائی کرو۔

بلکہ ان کے سامنے عاجزی اور انکساری سے رہو اور ان کی بخشش و مغفرت
کے لئے دعا مانگتے رہو۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ٥ (پارہ ۱۵ رکوع ۳)

اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا

باپ کا مقام

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی احسان کرو اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ پھر تم اس عہد سے پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے قائم رہے اور یہ کہ تم پھر جانے والے تھے۔

(پ ۱۔ بقرہ : ۸۳)

○

اس آیت میں اگرچہ حسن سلوک کے بارے میں والدین کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر تاکیدی طور پر بنی اسرائیل کو جو حکم دیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ والدین کے ساتھ احسان کرو جن میں باپ بھی شامل ہے البتہ آگے ایک مقام پر اللہ تعالےٰ نے باپ کے اوپر یہ پابندی لگائی ہے کہ تمہارے باپ ایمان کے مقابلے میں کفر کو زیادہ اچھا سمجھتے ہوں تو پھر ایسے باپ سے تعلق نہ رکھو کیونکہ ہر حال میں ایمان مقدم ہے۔ یہ بات اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (پ۔۱۰۔ توبہ ۲۳)

اے بندے! باپ کے مقام سے غافل نہ ہو۔ زندگی بھر اس کی تعظیم و تکریم کر اور کبھی اس کی خدمت گزاری سے منہ نہ موڑ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنے منہ سے کبھی ایسے الفاظ نہ نکال جس سے تیرے باپ کو اذیت پہنچے۔ جب باپ کا دل دُکھے گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا تو تیری زندگی میں تجھے مصائب اور پریشانیاں آکر گھیر لیں گی اس لئے یاد رکھ کہ باپ کو راضی رکھنے ہی میں سُکھ ہے۔ جو بچہ اپنے باپ کے ساتھ رہ کر کاروبار کرتا ہو تو اُسے بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کا باپ اس سے خوش رہے۔

باپ بہشت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے

اللہ تعالےٰ کے پیارے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ارشادات میں باپ سے حسنِ سلوک کی بڑی ہی تاکید فرمائی ہے بلکہ اُس کے ادب و احترام اور اطاعت پر بڑا زور دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں باپ کو بہشت کا دروازہ قرار دیا ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ ۝

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ باپ بہشت کے بہترین دروازوں میں سے

ہے۔ اب تو چاہے تو اس دروازہ کی حفاظت کرے اور چاہے کھو دے۔
(ابن ماجہ)

اس حدیث مبارکہ میں باپ کو جنت کا دروازہ کہا گیا ہے۔ یعنی باپ کی خدمت اولاد کو بہشت کا حقدار بنا دیتی ہے اس لئے اولاد کو اس دروازے کی حفاظت کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باپ کی خدمت کی جائے اور اس سے عمدہ سلوک کیا جائے تاکہ اللہ جل شانہ راضی ہو اور جنت میں داخل ہونا واجب ہو جائے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشورہ

اسی مفہوم کی تائید ایک اور حدیث سے ہوتی ہے۔ ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرے ابا نے بڑے اصرار سے میری شادی کرائی اور اب مجھے حکم دے رہے ہیں کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ فرمایا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ بات بتا دیتا ہوں جو میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "باپ جنت کا دروازہ ہے پس تم چاہو تو اسے اپنے لئے محفوظ کر لو اور چاہو تو نظر انداز کر دو۔ (ابن حبان)

اس حدیث مبارکہ میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ پوچھنے والے نے صاف صاف آکر کہا کہ میرے والد مجھے طلاق کا حکم دے رہے ہیں لیکن حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے دوٹوک انداز میں اس کو یہ جواب نہیں دیا کہ والد کہہ رہے ہیں تو دے دو، طلاق کیونکہ ان کی اطاعت واجب ہے بلکہ فرمایا! نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم والدین کی

نافرمانی کرو اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اگر اس معاملہ میں قطعی طور پر اطاعت واجب ہوتی تو حضرت ابو الدرداءؓ صاف صاف کہتے طلاق دے دو، اور ماں باپ کی فرمانبرداری کرو۔ حضرت ابو الدرداءؓ نے نہایت حکمت عملی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنایا اور پوچھنے والے کو آمادہ کیا کہ وہ معاملہ پر خود غور کرے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ والدین پر زیادتی نہ ہونے پائے کیونکہ اطاعت جنت کا ذریعہ ہے۔ (ابن حبان)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاں تشریف لائے تو وہ ان کے استقبال کے لئے کھڑے نہ ہوئے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ کیا تم اپنے باپ کے لئے کھڑے ہونے کو بہت بات سمجھتے ہو؟

مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں تمہارے صلب میں سے نبی پیدا نہیں کروں گا۔

باپ کا ادب واحترام

۶ اولاد کے لئے ضروری ہے کہ باپ کے ادب و احترام کا خاص خیال رکھے نہ اس کا نام لے کر پکارے اور نہ ہی اس کے آگے چلے۔

۶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ آدمی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا! کہ یہ تیرے ساتھ کون ہے؟

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والد محترم ہیں۔

۱۔ اپنے باپ کے آگے مت چلنا۔
۲۔ جب بیٹھنے لگو تو باپ سے پہلے مت بیٹھنا۔
۳۔ اپنے باپ کا نام لے کر مت پکارنا۔
۴۔ اور باپ کی وجہ سے کسی کو گالی مت دینا۔

(در منثور، ج ۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو دیکھا اور اُن میں سے ایک سے پوچھا! تیرے ساتھ والا کون ہے؟ اس نے جواب دیا، میرے والد محترم ہیں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اسے فرمایا! ان کا نام لے کر نہ بلانا، اُن کے آگے نہ چلنا اور ان سے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھنا۔ (الادب المفرد)

مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے بھی اسی بات کی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ ابو غسان ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ ٹھیک دوپہر میں نکل کر جا رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا! یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا یہ میرے والد محترم ہیں اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا! ان کے آگے نہ چل۔ یا تو ان کے پیچھے چل یا ان کے پہلو میں اور کسی کو نہ چھوڑنا کہ تمہارے اور تمہارے باپ کے درمیان حائل ہو اور اپنے باپ کی منڈیر کی چھت پر نہ چڑھنا کہ جس سے تیرا باپ خطرہ محسوس کرے اور اس کی ہڈی کو نہ چوسنا جس کی طرف تیرے باپ نے دیکھا ہو، شاید کہ اس کے چوسنے کی تیرے باپ کو خواہش ہو۔ (طبرانی)

باپ کی اطاعت کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اگرچہ جنگ صفین
میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف حصہ لینا پسند نہیں کرتے تھے تاہم
جب ان کے والد نے اصرار کیا تو اطاعت کے خیال سے مجبوراً شریک ہو گئے۔
بعد ازاں ایک مرتبہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ان سے وجہ دریافت
کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ روزہ رکھو
نماز پڑھو، سونا ہو سوؤ اور اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ تو صفین کی شرکت کے
لئے میرے باپ نے مجھے مجبور کیا تھا اس لئے میں باپ کی اطاعت کے لئے
شریک ہو گیا لیکن نہ میں نے تلوار اٹھائی اور نہ نیزہ اور تیر چلایا۔

(اسد الغابہ)

ماں باپ کا قرض ادا کرنا حسن سلوک میں شامل ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن ہمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! جو شخص اپنے والدین کی قسم
پوری کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا
نہ کہلوائے۔ وہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی
زندگی میں اس سے فرمانبرداری میں کچھ کوتاہیاں کیوں نہ ہوتی رہی ہوں (طرانی)

روز قیامت ابراروں میں شمولیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! جو اپنے والدین کی طرف سے حج ادا کرے یا

یا ان کا قرض ادا کرے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اُسے نیکوں کے ساتھ کھڑا فرمائے گا۔ (طبرانی)

حکایت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی تمام اہم مصروفیات کے باوجود والدین کی خدمت اور ان کے حقوق سے کبھی غفلت نہ فرماتے تھے زندگی میں تو خیال رکھتے ہی تھے وفات کے بعد بھی انہوں نے والدین کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوشحال آدمی تھے۔ عام طور پر جب کسی مالدار آدمی کی وفات ہوتی ہے تو اس کے مرتے ہی ورثاء کو اپنے اپنے حصے کی فکر ہوتی ہے لیکن حضرت عبداللہؓ کو اپنے حصے کی ذرّا برابر فکر نہ تھی۔ حالانکہ میراث میں ان کا اپنا حصّہ بھی کروڑوں کا تھا اگر فکر تھی تو یہ کہ باپ کا قرضہ چکایا جائے۔ قرضہ چکانے کے بعد دوسرے وارثوں نے میراث کی تقسیم کے لئے جلدی کی اور تقاضے شروع کر دیئے لیکن حضرت عبداللہؓ نے یہ کہہ کر ان کو تقسیم سے روک دیا کہ میں چار سال تک برابر حج کے دنوں میں اعلان کروں گا کہ اگر والدین پر کسی کا قرضہ ہو تو وصول کرلے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کا قرضہ ہو تو وصول کرلے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کا کچھ رہ گیا ہو۔

چار سال تک اس طرح برابر اعلان کرنے کے بعد میں تقسیم کروں گا۔ اس ترکیب سے انہوں نے ورثاء کو ترکہ کی تقسیم نہ کرنے پر چار سال تک کے لئے راضی کر لیا اور حج کے دنوں میں اعلان کر کر کے باپ کے لئے ہزار ہا آدمیوں سے دُعائے مغفرت کراتے رہے۔

باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

باپ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے مترادف قرار دیا گیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

طاعة الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد ٥ (طبرانی)

باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے باپ کی اطاعت سے چونکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اس لئے باپ کی اطاعت کو ضروری قرار دیا ہے لامحالہ جب باپ راضی ہوگا تو اللہ تعالےٰ بھی راضی ہو جائے گا۔

باپ کی رضا رب کی رضا ہے

یاد رہے کہ رضا کا مطلب خوش ہونا ہے اگر باپ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے طرزِ عمل سے خوش ہو جائے تو ان سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو جائے گا۔ اور اگر باپ اولاد سے ناراض رہے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسی اولاد سے راضی نہ ہوگا۔ لہٰذا نیک اولاد کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے باپ ان سے خوش رہیں ناراض نہ رہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بن عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ

فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور ربّ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر تم اپنی خدمت واطاعت اور اچھے سلوک کے ذریعے ماں باپ کو خوش رکھو گے تو تمہارا پروردگار بھی تم سے خوش رہے گا اور اگر تم نافرمانی وسرکشی اور ایذارسانی کے ذریعے ماں باپ کو ناخوش وناراض رکھو گے تو تمہارا پروردگار بھی تم سے ناخوش وناراض رہے گا۔

اگر گناہ کا کام نہ ہو تو ماں باپ کی اطاعت کی جائے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نو باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک نہ کرنا تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔

۲۔ کبھی بھی عمداً فرض نماز نہ چھوڑنا جس نے عمداً نماز چھوڑی اس پر میری ذمہ داری ختم ہو گئی۔

۳۔ کبھی بھی شراب نہ پینا۔ یہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔

۴۔ ماں باپ کی اطاعت کرنا (ہر جائز کام میں) اگر کہیں کہ دنیا چھوڑ دو تو ان کے لئے دنیا چھوڑ دینا۔

۵۔ والیان حکومت سے خواہ مخواہ جھگڑے نہ کرنا۔ اگرچہ دیکھو کہ تم ہی تم ہو۔

۶۔ میدان جہاد سے نہ بھاگنا اگرچہ قتل۔ ہلاک (یعنی شہید) کر دیئے جاؤ اور

تمہارے دوست بھاگ جائیں۔

۷۔ اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پہ اپنے پاس سے وسعت کے مطابق خرچ کرنا۔

۸۔ اپنے اہل وعیال سے اپنی لاٹھی اٹھا کر مت رکھنا۔

۹۔ ان کو اللہ کے (احکام) کے بارے میں ڈر سناتے رہنا۔

(در منشور، ج ۴)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا جس نے اپنے ماں باپ کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی غصہ سے گھور کر دیکھا)۔"

(بیہقی، در منشور)

بعض علماء نے لکھا ہے باپ کے اولاد پر

دس حق ہیں

۱۔ محتاج ہو تو کھلانا پلانا۔

۲۔ ضرورت ہو تو خدمت کرنا۔

۳۔ پکارنے کے وقت نہایت نرمی سے کلام کرنا۔

۴۔ کپڑے نہ ہوں تو کپڑے پہنانا۔ اگر اسے میسر نہ ہوں تو کسی سے لے کر دینا۔ کپڑے میلے ہوں تو دھو کر دینا۔

۵۔ ہر جائز امور میں کہا ماننا۔

۷۔سختی چھوڑ کر نرمی سے کلام کرنا۔ راستہ میں ان کے پیچھے پیچھے چلنا۔
۸۔ اپنی پسند کی چیز کو ان کے لئے پسند کرنا۔
۹۔ اور جس چیز کو برا جانے اُسے ان کے لئے بھی برا جاننا۔
۱۰۔ اور جب اپنے لئے دعا کرے تو ان کے لئے بھی دعا کرے۔
اور بغض کو چھوڑنا۔

ماں باپ کے حق میں دُعا کرنا، ترک کرنے سے رزق میں تنگی ہو جاتی ہے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ ماں باپ کے حق میں دُعا کرنے سے آخرت سنورتی ہے اور ترک کرنے سے رزق میں تنگی ہو جاتی ہے۔

ناراض ماں باپ انتقال کر جائیں تو بیٹا ان کو راضی کر سکتا ہے؟

کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ماں باپ اولاد سے ناراض ہو جائے اور ناخوش ہوتے ہوئے انتقال کر جائیں تو بیٹا اُن کو راضی کر سکتا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں تین طرح سے راضی کر سکتا ہے۔

۱. یہ کہ اولاد خود صالح ہو۔

۲. ماں باپ کے رشتہ داروں اور دوستوں سے احسان کرے۔

۳. یہ کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرے اور خیرات کرے اور ان کی قبروں پر جا کر معافی مانگتا رہے۔ عاجزی و انکساری کرتا رہے۔ ماں باپ کا دل سمندر کی طرح وسیع ہوتا ہے۔

ماں باپ کو خوش رکھنے والوں کے لئے جنّت کی بشارت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے منقول ہے کہ اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا! ہر وہ شخص جو اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے ماں باپ خوش ہوں گے

اصبح لہٗ بابان مفتوحان من الجنتہ۔ تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

خاک آلود ہو اس کی ناک جو ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت میں نہ چلا جائے

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا خاک آلود ہو اس کی ناک۔ خاک آلود ہو اس کی ناک، خاک آلود ہو اس کی ناک۔ عرض کیا گیا کس شخص کی۔ تو فرمایا:۔

قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

(مسلم شریف اور مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸)

فرمایا اس کی جو اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے ایک کو یا دونوں کو پھر جنّت میں نہ چلا جائے۔

قرآن پاک اور احادیثِ مبارک نے والدین کی خدمت اور بالخصوص بوڑھے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو بڑی اہمیت دی گئی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ضعیف العمری میں بوڑھے ماں باپ بسا اوقات ایسی بھی باتیں کرتے ہیں جنہیں نوجوان حضرات برداشت نہیں کرتے اور ماں باپ کی بے ادبی اور گستاخی کے گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا! لوگو خبردار بوڑھے والدین کے سامنے اُف بھی نہ کرنا۔

حکایت

ایک نوعمر بچّے نے دیوار پر ایک کوا بیٹھا ہوا دیکھا تو اپنے باپ سے کہنے لگا! اے ابا جان! وہ دیوار پر جو پرندہ بیٹھا ہے اس کا نام کیا ہے؟ باپ نے کہا

بیٹا وہ کوّا ہے۔ بیٹے نے کہا۔ ابا جان وہ دیوار پر کوّا بیٹھا ہے۔ باپ نے کہا ہاں بیٹا وہ کوّا ہے۔ بیٹے نے پھر کہا۔ یعنی بچوں کی عادت کے مطابق بار بار کہا۔ حتیٰ کہ بیٹے نے یہی سو مرتبہ کہا۔ باپ بھی ہر بار یہی کہتا رہا کہ ہاں بیٹا وہ کوّا ہے اور ساتھ ساتھ ایک کاغذ پر بھی یہ لکھتا رہا۔

چنانچہ جب بچہ جوان ہو گیا اور باپ بوڑھا ہوا تو اس نے دیکھا کہ دیوار پر ایک کوّا بیٹھا ہے۔ بوڑھے باپ نے اپنے جوان بیٹے سے کہا کہ بیٹا دیکھو وہ دیوار پر کوّا بیٹھا ہے۔ بیٹے نے جواب دیا! ہاں ابا جان وہ کوّا ہے۔ باپ نے پھر پوچھا، بیٹا وہ دیوار پر کوّا بیٹھا ہے تو بیٹا غصّے میں آ گیا اور کہنے لگا۔ بابا جی کیا کائیں کائیں لگا رکھی ہے جب ایک مرتبہ کہہ جو دیا وہ کوّا ہے تو بات ختم کرو۔

بوڑھے باپ نے وہ لکھا ہوا پرانا کاغذ نکالا اور کہا بیٹا اسے پڑھو تم نے بچپن میں مجھ سے سو مرتبہ کہا تھا کہ ابا جان وہ کوّا ہے میں نے ہر بار بڑی محبت اور پیار سے یہی جواب دیا تھا کہ ہاں بیٹا وہ کوّا ہے اور جب میری باری آئی تو دوسری مرتبہ ہی غصّہ کرنے لگے ہو۔

جب بچپن میں والدین اپنی اولاد کے ساتھ اتنی شفقت و محبت کرتے ہیں ان کے کھانے پینے اور پہننے کا خیال رکھتے ہیں تو اولاد کو بھی چاہیئے کہ وہ بوڑھے ماں باپ کو اپنے اوپر بوجھ نہ سمجھیں بلکہ ان کی خدمت اپنی سعادت مندی تصوّر کریں اور سوچیں کہ اگر آج یہ بوڑھے ہیں تو کل ہم بھی بوڑھے ہوں گے آج اگر ہم ان کی خدمت کریں گے تو کل ہماری اولاد بھی ہماری خدمت کرے گی۔

اس اُمید پر دُنیا قائم ہے اور یہ سلسلہ باری باری چلے آرہا ہے لہٰذا ماں باپ کی عزّت و احترام کریں۔ فرمانبرداری کا پورا ثبوت دیں اور اپنی آخرت سنواریں۔ آج آپ ماں باپ کی خدمت کریں گے۔ کل آپ بوڑھے ہو جائیں گے تو اولاد

جوان ہوگی وہ آپ کی خدمت کرے گی۔

اگر آج آپ گستاخی کے ساتھ پیش آئیں گے، بدسلوکی کا رویہ اختیار کریں گے تو کل تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

باپ کی رضا اللہ کی رضا

رِضَاءُ الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسُخْطُہُ الرَّبِّ فِیْ سُخْطِ الْوَالِدِ۔

رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۹)

اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ اپنے باپ کو راضی کرے۔

ملک اشرف نقشبندی

عظیم باپ

انبیاء کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے باپ حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میرے نزدیک باپوں کے سردار ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ
ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کو دوبارہ زندہ
کر کے کلمہ پڑھوا کر اپنی اُمت میں بھی شامل کر لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
کے والد محترم کا نام عبداللہ ہے۔ آپ ہی بتائیں بھلا مشرکوں کے نام ایسے ہوتے
ہیں۔ حضرت عبداللہ ۵۴۶ء میں پیدا ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے چاہِ زم زم تلاش
کر لیا تو شکرانہ میں کہا "یا اللہ" اگر میرے ہاں دس بیٹے ہوئے اور دس کے دس
جوان ہو گئے تو ایک تیری راہ میں قربان کر دوں گا۔

اللہ تعالےٰ نے بارہ بیٹے عطا کئے: (۱) ابولہب (۲) عبدمناف (۳) زبیر
(۴) عبداللہ (۵) ضرار (۶) عباس (۷) مقوم (۸) جہم (۹) حمزہ (۱۰) قثم (۱۱) جحل
(۱۲) حارث۔ ان سب میں سے عبداللہ لاڈلے تھے۔ جب سب جوان ہوئے تو طبقات
ابن سعد جلد اوّل صفحہ نمبر ۸۸ پہ ہے کہ آپ کو آواز آئی کہ نذر پوری کرو۔ آپ نذر
بھول چکے تھے۔ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ پھر آواز آئی نذر پوری کرو۔ آپ کو کیا ہوا
وعدہ یاد آ گیا۔

تمام بچوں کو اپنی نذر کا واقعہ سُنایا! اور سب کو لے کر کعبہ پہنچے۔ کاہنہ نے قرعہ
ڈالا تو نام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی کا آیا۔ انہوں نے قربان ہونا
قبول کر لیا۔ جیسے اسماعیل علیہ السّلام راضی ہو گئے تھے۔ قربان کرنے لگے تو بھائی اور

بہنیں باپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اسے قربان نہ کریں۔ یہ سب سے پیارا ہے۔ راج دُلارا ہے۔ آنکھ کا تارا ہے۔ آپ رُک گئے اور بولے کاہنہ سے پوچھو وہ جو کہے گی وہی مان لیں گے۔ کاہنہ نے کہا۔ ایک طرف اونٹ اور دوسری طرف عبداللہ ہی آیا۔ ہر اگلی بار اونٹوں کی تعداد میں دس بڑھا کر قرعہ ڈالتے، عبداللہ ہی نام نکلتا۔ یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی۔ اب قرعہ ڈالا تو اونٹوں کا نام نکلا پھر تسلی کے لئے تین دفعہ قرعہ اندازی کی سو اونٹوں کے ہی نام نکلے۔

چنانچہ فدیہ میں سو اونٹ ذبح کئے گئے۔ آپ نے پڑھا کہ دس اونٹ سے آغاز کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے انسان کی دیت دس اونٹ تھی لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والد گرامیؓ کا صدقہ اب سو اونٹ ہو چکی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا تو اللہ تعالےٰ نے دنبہ بھیج کر بچا لیا۔ بچایا اس لئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں تھا جب حضرت عبداللہ کے نام قرعہ نکلا تو سو اونٹ فدیہ دینے پڑے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی بچانا چاہتا تھا تبھی تو دس مرتبہ قرعہ اندازی کروائی گئی اور کسی نے یہ نہیں کہا بس کیجئے۔ ہر ایک کی آرزو تھی کہ یہ بچہ قربان نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بارہا اپنا یوں بھی تعارف کرایا۔ **اَنَا ابنُ ذبیحین**" میں دو ذبح ہونے والوں کا بیٹا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باپ کو اللہ تعالےٰ نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت سے بھی نوازا تھا۔ بہت سی لڑکیاں آپ کے حسن پر مرتی تھیں۔ آپ ان کے قریب تک نہ ہوتے اور کچھ تو بہت مشہور اور عالی نسب تھیں۔ انہوں نے شادی کی دعوت دی۔ آپ نے جواب دیا۔ میں اپنے باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر سکتا۔ آخر کار

آپ کا نکاح حضرت آمنہؓ سے ہو گیا۔ آپ تجارت کی غرض سے گئے۔ راستے میں بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت سے قبل ہی ۲۴ سال کی عمر میں ۵۷۰ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

۱۴۰۰ سو سال بعد مسجد نبوی کی توسیع کے لئے جب زمین کھودی گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والد کا جسدِ انور نکالا گیا۔ نوائے وقت اخبار نے لکھا ہے کہ کفن تک میلا نہ ہوا تھا۔ سبحان اللہ

حکایت

"کمبل کے دو ٹکڑے"

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان بیٹے نے اپنے بوڑھے باپ سے کہا! ابّا جان۔ اگر آپ ہمارے گھر میں اسی طرح رہے تو ہمارے گھر کا نظام خراب ہو گا۔ روز روز کی پریشانی سے بہتر ہے کہ آپ کسی اور جگہ اپنا ٹھکانہ بنا لیں۔

بوڑھے باپ نے کہا کہ بیٹا! اس عمر میں کہاں جاؤں۔ بیٹا! اگر میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہے تو مجھے خود کہیں لے جا کر چھوڑ آؤ۔ بیٹے نے کہا درست ہے۔ چلو میں آپ کو خود چھوڑ آتا ہوں۔

باپ بیٹا دونوں چلنے لگے تو اس بوڑھے کے پوتے نے کہا کہ میں بھی باباجی کے ساتھ جاؤں گا۔

جوان بیٹا کہنے لگا ٹھیک ہے تم بھی چلو۔ باپ بیٹا اور پوتا تینوں چلتے چلتے ایک جنگل میں پہنچے تو جوان بیٹے نے اپنے بوڑھے باپ کو ایک پرانا کمبل تھمایا اور

کہا کہ اب آپ یہاں اپنی زندگی بسر کریں اور اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر واپس ہونے لگا۔

نوعمر پوتے نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا! ابو ذرا ٹھہریئے۔ وہ رک گیا۔ تو اس بچے نے اپنے دادا سے کمبل لیا۔ اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا دادا کو دے دیا اور دوسرا ٹکڑا ساتھ لے کر اپنے ابو جان کے پاس آگیا۔

نوجوان نے اپنے بیٹے سے کہا تم نے اپنے دادا کا کمبل کیوں لے لیا ہے؟ نوعمر بچّے نے کہا! آج تم جوان ہو اور تمہارا باپ بوڑھا ہے۔ تم نے اسے ایک کمبل دے کر گھر سے نکال دیا ہے۔ کل میں بھی ایسا ہی کروں گا۔ دادا جان کے کمبل کے دو ٹکڑے کر کے آدھا لے لیا اور آدھا دادا جان کو دے دیا۔

باپ سے کہا۔ یاد رکھئے جب میں جوان ہو جاؤں گا اور آپ بوڑھے ہو جائیں گے تب میں بھی یہ کمبل کا ٹکڑا دے کر تمہیں گھر سے نکال دوں گا۔ چنانچہ نوجوان نے اسی وقت اپنے بوڑھے باپ سے معافی مانگی۔ رونے لگا اور اپنے بوڑھے باپ سے بغلگیر ہو گیا اور انہیں اپنے گھر واپس لے آیا۔

یاد رہے باپ گھر کی سجاوٹ ہے۔ باپ گھر کی عمارت ہے۔ باپ گھر کا دروازہ ہے۔ باپ گھر کی عمارت کا ستون ہے۔ باپ گھر کی عمارت کا چھت ہے۔ ادلے کا بدلہ ہوتا ہے۔

دوستو! سب نے ہی بوڑھا ہونا ہے۔ سدا جوانی نہیں رہتی۔ لہٰذا ماں باپ کی عزت کرو۔ احترام و آداب سے پیش آؤ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ سب نے ایک دن مرنا ہے۔ اپنی اپنی باری یہاں سے چلے جانا ہے۔ نیک عمل کرو جنت میں جاؤ۔ ماں باپ راضی تو خدا راضی۔ یہ قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔ بڑھاپے میں ماں باپ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرو۔ آج جو تم کرو گے کل تمہاری اولاد کرے گی۔

حکایت

"میں نے بھی اسی جگہ باپ کو مارا تھا"

ایک شخص اپنے بوڑھے باپ سے نفرت کرتا تھا کہ اس کے گھر میں رہنے سے میری عزت و وقار میں بڑا فرق پڑ رہا ہے اور بیوی کے ساتھ صلاح مشورہ کرتا تھا کہ جب باپ سویا ہوا ہو تو اس کو صندوق میں بند کر کے دریا میں پھینک دوں۔ بیوی نے کہا درست ہے۔ لہٰذا رات جب بوڑھا باپ سویا ہوا تھا تو اُسے صندوق میں بند کر کے دریا میں پھینکنے کے لئے چلے گئے۔ جب دریا کے کنارے پہنچے تو صندوق سے آواز آئی کہ بیٹا چند قدم آگے بڑھ کر پھینکنا کیونکہ میں نے بھی اپنے باپ کو اسی جگہ پر آ کر پھینکا تھا۔

یاد رہے خُدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ جیسا کوئی کرتا ہے ویسا ہی بھرتا ہے باپ کی عزت و احترام کرو اور فرمانبرداری کا ثبوت دو۔ آج دُنیا کل آخرت ہے آج جو کچھ آپ اپنے باپ سے کریں گے کل کو آپ کا بیٹا بھی آپ کے ساتھ ویسا ہی کرے گا۔ یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے جو میں نے اپنے باپ کو دریا میں اسی مقام پر پھینکا تھا۔

والدین سے حسن سلوک کرنے والا نیک لکھا جاتا ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔

اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ ومنھما انتسر ارواحھما فی السماء کتب عند اللہ برًّا (والدار قطنی)

جب آدمی والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو وہ اس شخص اور والدین کی طرف سے قبول ہوتا ہے والدین کی ارواح آسمان میں خوش ہوتی ہے اور وہ اللہ کے ہاں نیک لکھا جاتا ہے۔

رَبّ نے قرآن میں باپ کی قسم کھائی

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ "باپ کی قسم اور بیٹے کی قسم"

پورے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے باپ کی قسم اٹھائی ہے، ماں کی نہیں۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہوتی ہے اور باپ کی رضا میں رب کی رضا ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جنّت سپلائی کون کرتا ہے؟

ظاہر ہے باپ کی وجہ سے ماں کے قدموں تلے جنّت آتی ہے۔ تمہارے لئے حکم ہے کہ ماں سے حسن سلوک کرو اور ماں کو یہ حکم ہے کہ تمہارے باپ یعنی اپنے خاوند کی خدمت کرے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان شخص جنّت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔ ایک بار آپؐ

نے صحابہ کرامؓ کی محفل میں ارشاد فرمایا! ذلیل و خوار ہوا، ذلیل و خوار ہوا، ذلیل و خوار ہوا
صحابہؓ نے دریافت کیا۔۔۔کون؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم!
آپؐ نے ارشاد فرمایا! وہ جس نے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر اُن کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لی۔

ایک صحابیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم! سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! "شرک"۔

انہوں نے دریافت کیا۔ اس کے بعد، آپؐ نے فرمایا۔
"والدین کی نافرمانی"

والدین کی اطاعت

حضرت سلیمان علیہ السلام آسمان و زمین کے درمیان ہواہیں اڑا کرتے تھے چنانچہ ایک دن جب کسی گہرے سمندر پر سے ان کا گزر ہوا تو سمندر میں ہولناک موجیں اُٹھتے دیکھ کر ہوا کو ٹھیل جانے کا حکم دیا اور جنات کو سمندر میں غوطہ لگا کر نیچے کا حال معلوم کرنے کو کہا۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنوں نے سمندر میں غوطہ لگایا تو اس میں موتی کا ایک چمکدار قبہ دیکھا جس میں کوئی دروازہ نہ تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے اس قبہ کو سمندر میں سے باہر لانے کا حکم فرمایا چنانچہ جنات نے اسے سمندر سے نکال کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کیا جس کو دیکھ کر انہیں بہت تعجب ہوا اور اللہ تعالٰے سے دعا کی جس سے قبہ شق ہوا اور اس کا دروازہ شق

ہوا لیا تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں مشغول ہے تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اس سے دریافت کیا کہ "تم فرشتے ہو یا جن" تو اس نوجوان نے جواب دیا "میں تو انسان کی جنس سے ہوں۔"

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ "آخر یہ بزرگی اور فضیلت تجھے کیونکر حاصل ہوئی؟

اس نوجوان نے عرض کیا کہ "حضرت"

مجھے یہ فضیلت اطاعتِ والدین اور ان کے ساتھ حُسن سلوک کے سبب حاصل ہوئی ہے۔ میں اپنی بوڑھی ماں کو اپنی پشت پر لادے رہتا تھا اور ان کی دُعا تھی کہ اے میرے معبود!

تو اس کو سعادت عطا فرما کہ میرے مرنے کے بعد اس کا مقام ایسی جگہ میں متعین فرما جو نہ آسمان میں ہو نہ زمین ہو۔ چنانچہ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد جب میں ایک دن سمندر کے کنارے گھوم رہا تھا تو میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا دروازہ کُھل گیا اور میرے اندر داخل ہونے کے بعد قدرتِ الٰہی سے خود ہی بند ہو گیا۔

مجھے نہیں معلوم کہ اب میں زمین میں ہوں یا آسمان میں یا ہوا میں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اسی میں مجھے رزق عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ "آخر اس میں تجھے روزی کیسے ملتی ہے؟"

نوجوان نے کہا "جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو پتھر سے ایک درخت پیدا ہوتا ہے اور اس درخت سے پھل، دُودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی نکلتا ہے جس کو میں کھا پی لیتا ہوں اور میرے سیر ہو جانے پر پھر

خود ہی وہ درخت غائب ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔

"آخر تم اس قبہ میں دن اور رات میں کیونکر امتیاز کرتے ہو۔

اس نے جواب دیا "جناب! جب صبح ہوتی ہے تو یہ قبہ سفید ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد سیاہ، پس اس ذریعے سے دن رات کو پہچان لیتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا سے وہ قبہ سمندر کی گہرائی میں اپنے مقام کی طرف لوٹ گیا۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت میں کس قدر عظمت ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی اپنے والدین کی اطاعت کریں اور نیک سلوک روا رکھیں تاکہ ہم دُنیا اور آخرت دونوں جگہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

ایک باپ کی علم سے محبّت

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حماد نے سورۃ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو امام ابو حنیفہؒ کو بھی اس کی خبر ہوئی۔ امام نے فوراً معلم کو بلا بھیجا۔ وہ آیا تو امام نے بڑے ادب و احترام سے اس کی خدمت میں ایک ہزار درہم کی تھیلی پیش کی اور استدعا کی کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

معلّم نے تھیلی ہاتھ میں لے کر کہا۔ محترم امام میں حیران ہوں کہ آپ کے صاحبزادے حماد کو سورۃ فاتحہ ختم کرا کے میں نے کون سا ایسا کارنامہ انجام دیا ہے کہ آپ مجھے اتنی بڑی رقم عطا فرما رہے ہیں۔

باپ کا علم فروخت کر دیا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عباسؓ کے ایک غلام عکرمہ تھے۔ عبداللہ

بن عباسؓ نے اپنے اس غلام کی تعلیم و تربیت اپنے بیٹوں کی طرح کی تھی اور مسلسل چالیس برس تک سفر و حضر میں اپنے ہمراہ رکھا۔ اس کے نتیجے میں حضرت عکرمہ نے تفسیر، حدیث فقہ اور تاریخ کے علوم و فنون میں مہارت حاصل کر لی تھی اور ایسا بلند مقام حاصل کیا تھا کہ ابن سعد سے مشہور محدث انہیں "علم کا سمندر" کہتے تھے اور امام بخاری بھی انہیں حجت و سند مانتے تھے۔ علاوہ ازیں یحیٰی بن معین فرماتے تھے کہ جو شخص عکرمہ کی شان میں شک و شبہ کا اظہار کرتا ہے وہ مسلم نہیں ہو سکتا

مورخ لکھتے ہیں کہ یہ بات باعث حیرت ہے کہ حضرت عکرمہ بحیثیت مشہور تابعی عالم شہرت پا جانے کے بعد بھی حضرت ابن عباسؓ کے انتقال کے وقت بھی ان کے غلام ہی تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ انہیں اپنے دوسرے فرزندوں کی طرح ایک فرزند ہی سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے تو ان کے صاحبزادے علی بن عبداللہ نے اپنے والد کے غلام حضرت عکرمہ کو چار ہزار دینار کے عوض بیچ دیا حضرت عکرمہ نے اپنی فروخت کے وقت علی بن عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے اپنے باپ کے علم کو صرف چار ہزار دینار میں فروخت کر دیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ سنا تو اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی وقت منافع دے کر انہیں دوبارہ خرید لیا اور اس کے ساتھ ہی حضرت عکرمہ کو خدا کی راہ میں آزاد کر دیا۔

حدیث نبویؐ

جو عورت پنج وقتی نماز ادا کرتی ہے۔ رمضان کے روزے رکھتی ہے۔ خدا کے گھر کا حج کرتی ہے اور اپنے فرج کی حفاظت کرتی ہے۔ غیر مردوں سے دور رہتی ہے اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے

جنت میں چلی جاوے۔ فرمانبردار بیوی جنت میں داخل ہو گی اور گستاخ خاوند
بیوی جہنم میں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی کے لئے خاوند کا بہت بڑا درجہ بنایا ہے یہاں
تک فرمایا ہے کہ میرے سوا اگر سجدہ لازم ہوتا تو پھر بیوی خاوند کو کرتی۔ بیوی کے
لئے خاوند مجازی خدا ہے۔ اپنے پردے کا خیال کرے۔ غیر محرم مردوں سے گفتگو
کرنے سے پرہیز کرے اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔

(ملک محمد اشرف نقشبندی)

صاحب مروّت کون؟

فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص مروّت میں کامل ہے
جو ماں باپ سے حُسنِ سلوک کرتا ہے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے، اپنے بھائیوں
کا احترام کرتا ہے۔ اہل و عیال سے اور خدام سے حُسنِ سلوک کرتا ہے اور اپنے دین کی
حفاظت اور مال کی اصلاح کرتا ہے۔ ضرورت سے زائد ہو تو خرچ کرتا ہے۔ زبان کی
نگرانی کرتا ہے۔ اپنے گھر میں جما رہتا ہے یعنی اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ فضول لوگوں
کی مجلس میں نہیں جاتا۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہوتا ہے جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتا
ہو اور موت کو نہ بھولے۔

باپ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے

رضا اللہ فی رضا الوالد — اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور
وسخط اللہ فی سخط الوالد — اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے

(ترمذی شریف)

باپ کی خدمت کا اجر

ایک شخص کے تین لڑکے تھے جو کافی مالدار تھے اور چھوٹے بیٹے کے ہمراہ رہ رہا تھا تو وہ بیمار پڑ گیا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا کہ تم ساری وراثت لے لینا مجھے میرا باپ دے دو۔ میرا بھی اس کی خدمت کرنے کا حق ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بڑا بیٹا باپ کو اپنے گھر لے گیا اور مرتے دم تک اپنے باپ کی خدمت کرتا رہا۔ ایک رات سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پر جاؤ اور ایک اشرفی لے آ۔ اس نے پوچھا اس میں برکت ہو گی؟

جواب ملا۔ نہیں۔ دوسرے روز خواب میں کسی نے کہا۔ فلاں مقام سے آٹھ اشرفیاں اٹھا لاؤ۔ ۔ ۔ اس نے پوچھا! اس میں برکت ہو گی جواب ملا نہیں۔

تیسرے روز خواب آیا۔ صبح فلاں مقام سے ایک اشرفی لے لو اس میں برکت ہو گی اس نے اشرفی لے کر اس سے مچھلی خریدی۔ مچھلی پکانے کے لئے صاف کرنے لگا پیٹ چاک کیا تو دو ہیرے نکلے۔

وہ بادشاہ کے حضور پیش کئے۔ بادشاہ نے ساٹھ ہزار اشرفیاں عطا کیں۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہی آدمی کہہ رہا ہے کہ یہ تمہیں باپ کی خدمت کرنے کا ثمر ملا ہے۔

ماں باپ کی خدمت سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جنّت میں رفاقت

امام ابن جوزی نے اپنی کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السّلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ اے اللہ میں جو شخص میرا ساتھی بنے گا اس کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

اے موسےٰ شہر کے فلاں محلہ میں جاؤ وہاں ایک قصاب کے پاس پہنچے اس قصاب نے ملاقات پر عرض کیا کہ آپ میرے مہمان بنیئے۔ آپ نے قبول فرمایا جب گھر پہنچے تو اس نے کھانا تیار کیا۔ اس کے بعد حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے ساتھ مل کر کھانے لگا وہ خود بھی کھاتا اور ساتھ ہی کپڑے کے نیچے دو نحیف اور بوڑھے اشخاص کو بھی کھلاتا۔ اسی حالت میں کسی نے دروازے پر دستک دی وہ نوجوان اٹھ کر پتہ کرنے لگا۔

حضرت موسےٰ علیہ السّلام نے اس کپڑے کے نیچے دیکھا، ایک بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت کو پایا جب انہوں نے آپ کی زیارت کی تو مسکرائے۔ آپ کی رسالت پر ایمان لائے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

جب وہ نوجوان واپس آیا تو اس نے سیدنا موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ ہیں۔ آپ نے فرمایا! وہ کس طرح؟ عرض کیا۔

حضرت میں ہر وقت ان کی خدمت کرتا تھا انہیں کھلائے بغیر نہ کھاتا اور نہ پیتا

تھا اور یہ دونوں اللہ کے حضور ہر روز یہ دُعا کرتے تھے کہ ہمیں مرنے سے پہلے حضرت موسےٰ علیہ السّلام کا دیدار عطا فرما اور جب میری خدمت پر والدہ خوش ہوتیں تو یہ دُعا دیتیں۔

اے اللہ! ہمارے اس بیٹے کو اپنے عظیم نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا جنت میں ساتھی بنا دے۔

اس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا!

اللہ کے بندے اللہ نے تیری والدہ کی دعائیں قبول فرمائی ہیں اور تجھے میرا ساتھی بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنا شکریہ والدین کے شکریہ کے بغیر قبول نہیں کرتا

آیت مذکورہ میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے والدین کا شکریہ ادا کرنے کو اپنے شکریہ کے ساتھ متصل فرماتے ہوئے کہا:

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ

میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کے شکر گزار بنو۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تین آیات میں ایسی تین باتیں بیان فرمائی ہیں کہ دوسرے پر عمل کئے بغیر ایک کو قبول نہیں فرماتا۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے ایک آیت میں فرمایا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

"اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو"
اب غور کریں جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی لیکن اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اطاعت نہ کی تو ایسی اطاعت ہرگز قبول نہیں۔

۲۔ دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔
نماز صحیح ادا کرو اور زکوٰۃ دو۔
اب اگر کوئی نماز پڑھتا ہے مگر زکوٰۃ نہیں دیتا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۳۔ تیسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:
اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ
میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کے شکرگزار بنو۔
اب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنتا ہے مگر والدین کا شکرگزار نہیں تو اس کا شکریہ ہرگز قبول نہیں ہوگا۔

اسلام کے دو سنہری اصول

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ماننے والوں کو دو نہایت ہی اہم اور سنہری اصول عطا کئے ہیں۔

۱۔ شریعت کے مخالف بات نہیں مانی جائے گی

پہلا اصول تو یہ دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعلیمات کے مخالف کسی کی بات نہیں مانی جائے گی خواہ وہ والدین ہی کیوں نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہی مبارک اصول ان الفاظ میں ارشاد فرمائے۔

لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق اِنّمَا اَلطاعۃ فی المعروف۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ اطاعت فقط شریعت کے تحت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

۲۔ والدین خواہ کافر ہی کیوں نہ ہوں اُن کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کا حکم ہے

اور دوسرا اصول یہ دیا کہ والدین خواہ کافر ہی کیوں نہ ہوں ان کے ساتھ بھی حُسن سلوک لازم و فرض ہے۔ قرآن کے یہ الفاظ:۔

وَصَاحِبۡهُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا۔

کافر والدین کے ساتھ دنیوی حُسن سلوک قائم رکھو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب قریش کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ ہو رہا تھا تو اس وقت میری والدہ کفر پر تھیں۔ وہ مکۃ المکرمہ سے اعانت کی خاطر مدینہ طیبہ میرے پاس آئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغبۃ افالعم صلیھا۔

یارسول اللہ میری والدہ میرے پاس آئی ہیں حالانکہ وہ اسلام کو پسند نہیں

کرتیں۔ کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!
ہاں! تم ان سے مل سکتی ہو۔

پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر پر ناپاک باپ کو کیسے بیٹھا سکتی ہوں؟

ابوسفیان اسلام لانے سے پہلے کفار کے لیڈر تھے۔ صاحب اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس اور مشن کو نقصان پہنچانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔ ان کی ایک بیٹی حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام لے آئیں اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عقد میں لے لیا۔ ایک موقع پر ابوسفیان اپنی بیٹی کو ملنے آئے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا والد آیا ہے، کیا کافر والد سے ملاقات کر سکتی ہوں۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ اسلام نے اس بات کی اجازت دے رکھی ہے۔

ابوسفیان اندر آیا اور ایک بچھی ہوئی چادر پر بیٹھنے لگا۔ حضرت ام حبیبہ رضی نے وہ چادر فوراً کھینچ لی۔ والد نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ بیٹی تو نے ایسا کیوں کیا؟
کہنے لگیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک و پاک چادر ہے میں اس پر اپنے ناپاک والد کو کیسے بیٹھا سکتی ہوں۔
روایت کے الفاظ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

هو فراش رسول الله وانت امرؤ نجس مشرك

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک اور پاک بستر ہے اور تو پلید اور مشرک آدمی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ۲: ۲۲۳)

معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ سے بڑھ کر ہیں۔

قرآن مجید میں آٹھ دفعہ حکم فرمایا

قرآن مجید میں کسی بات کا ایک ذکر آئے تو وہی کافی ہوتا ہے مگر انسان پر لازم و فرض ہو جاتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر ہے۔ دو مقامات کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔ باقی درج ذیل ہیں۔

۳۔ سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل سے جو وعدے لئے تھے، ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ (البقرہ۔۸۳)

۴۔ اسی سورۃ میں خرچ کرنے کے مقامات بیان کرتے ہوئے فرمایا

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى

اے نبی فرما دیجئے تم مال سے خرچ کرو، والدین، رشتہ داروں اور یتیمی کے لئے (البقرہ ۲۱۵)

۵۔ سورۂ عنکبوت میں ارشاد ہوتا ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا

(العنکبوت) پارہ ۲۰ رکوع ۱۲

اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

۶۔ سورۂ احقاف میں یہی حکم ان الفاظ میں ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا۔

اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اعلیٰ برتاؤ کرے۔

۷۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (النساء، ۳۶)

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ بناؤ۔ اور والدین کے ساتھ حُسن سلوک کرو۔

۸۔ ایک مقام پر حلال و حرام کے مسائل کے بیان میں فرمایا

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ پارہ ۸ رکوع ۶۔ (الانعام ۔ ۱۵۱)

اے نبی محترم فرما دیجئے آؤ میں پڑھ کر سناتا ہوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ تم اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین سے حُسن سلوک

آپ مذکورہ آیات پر ایک نظر ڈالئے تو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور عبادت کے فوراً بعد جس بات کا حکم دیا ہے وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک، ادب و احترام اور ان کی فرمانبرداری ہے۔ اس سے بھی اس حکم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہر انسان کے وجود میں آنے کا سبب حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے۔

کیونکہ وہ ہی خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے اور اسی نے پیدا کیا لیکن ظاہری سبب والدین بنتے ہیں۔ لہٰذا عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات بنی اور والدین احسان، شکر، خدمت اور فرمانبرداری کے مستحق ٹھہرے۔

شرک کے بعد بڑا گناہ

مذکورہ آیات سات اور آٹھ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو منع فرمایا اور ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بھی حکم دیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی اور بے ادبی ہے اسی بات کا ذکر حدیث میں یوں آیا ہے۔ ذرا غور کیجئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کبیرہ گناہ شمار کرتے ہوئے فرمایا:

الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین و قتل النفس والیمین الغموس۔ (بخاری شریف)

بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کسی کو شریک بنانا۔ والدین کی نافرمانی، کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

ابّا جی آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں

"ذرا غور کریں باپ بیٹے کا رشتہ کتنا گہرا ہے"

حضرت طفیل دوسی جب اسلام قبول کر کے قبیلہ میں گئے تو صبح اُٹھے۔ والد صاحب ملنے آئے تو آپ نے باپ سے فرمایا! ابا جی مجھ سے پرے پرے رہیئے۔ میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ باپ نے حیران ہو کر پوچھا! بیٹا کیا وجہ ہے بتاؤ توسہی۔

حضرت طفیل دوسی نے کہا۔ ابا جی میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیروی کر لی ہے۔

باپ نے محبت سے کہا! بیٹے جو تمہارا دین ہے وہی میرا دین ہے پڑھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

دوستو، بھائیو، بزرگو، میرے ساتھ مل کر بلند آواز سے ذکر کرو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اپنے باپ کو سلام کرو

یمن کے ایک معزز قبیلے کے رئیس حارثہ بن شراحیل کی زوجہ محترمہ

سعدی بنت ثعلبہ اپنے آٹھ سالہ بیٹے زید کو لے کر میکے جا رہی تھیں کہ راستے میں قین بن جسر کے لوگوں نے قافلہ پر چھاپہ مار کر مال و اسباب لوٹا اور ساتھ ہی بچوں کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ ان میں زید بھی تھے جب آپ کے باپ کو پتہ چلا تو ان کا حال ماں سے بھی زیادہ خراب ہو گیا۔ وہ تو دیوانہ وار قریہ قریہ اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے لگے۔ اس قدر حالت خراب ہو گئی کہ درختوں کے پاس کھڑے ہو کر پوچھتے میرا بیٹا تو نہیں دیکھا؟ اے ہواؤ! تم ہی بتاؤ۔ میرے بیٹے کو کہیں دیکھا ہے؟

جب وہ بیٹے کے غم میں نوحہ پڑھتے اپنے تو اپنے دشمن بھی رونے لگ جاتے۔ لوگوں کو باپ کا بیٹے کے غم میں لکھا ہوا نوحہ زبانی یاد ہو گیا۔ ادھر رہزنوں نے زید کو عکاظہ کے بازار میں جا کر بیچ دیا۔ وہاں سے حکیم بن خزام نے ۴۰۰ درہم میں خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی نذر کر دیا۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیوی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے اسے مانگ لیا۔ وقت گزرتا گیا۔ اس بچے کو اتنا پیار ملا کہ ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہوئی۔ کافی عرصہ گزر گیا کہ بنو کلب کے چند لوگ حج کرنے آئے وہ زید کے باپ کا لکھا ہوا نوحہ پڑھ رہے تھے۔ تمام لوگ بغور سُن رہے تھے زید کا بھی وہیں سے گزر ہوا، نوحہ میں اس قدر سوز تھا کہ آپ کھڑے ہو کر سننے لگ گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے پہچان لیا کہ یہ تو ہمارے سردار حارثہ بن شراحیل کا بیٹا زید ہے اس نے قریب آ کر پوچھا تو اس کا خیال درست نکلا۔ وہ بولا زید تم ادھر پھر رہے ہو، اور تمہارا باپ تمہاری یاد میں پاگل ہو گیا ہے۔ چلو ہمارے ساتھ چلو۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جاؤں گا۔۔۔؟

انہوں نے واپس جاکر حارثہ کو بتایا کہ تمہارا بیٹا زید مکہ میں ہے۔ باپ کا سننا ہی تھا کہ بیٹے اور بھائی کو ساتھ لیا اور مکہ چل پڑے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پہ پہنچ کر آہ وزاری شروع کردی۔ اے کریم ابن کریم مجھ پر رحم کیجئے۔ میرا بیٹا لوٹا دیجئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پوچھا تمہارا بیٹا کون ہے؟

کہا جی زید میرا بیٹا ہے۔ آپ نے اندر بلایا۔ بٹھایا۔ زید کو آواز دی۔ وہ جب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا! انہیں پہچانتے ہو؟ جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ میرے والد صاحب ہیں۔ وہ چچا ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چلو اپنے باپ کو سلام کرو۔ بیٹا آگے بڑھا۔ باپ نے سینے سے لگا لیا۔ اس قدر رویا کہ داڑھی اور دامن تر ہو گیا۔

باپ نے روتے ہوئے منت کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جتنی چاہیں دولت لے لیں مجھے میرا بیٹا لوٹا دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیمت کی بات نہیں آپ اپنے بیٹے کو لے جا سکتے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹا زید چلو۔ گھر چلیں۔

تاریخ یہ جملہ سن کر حیران رہ گئی کہ بیٹے نے کہا!

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر خوش ہوئے کہ کعبہ میں کھڑے ہو کر فرمایا "میں زید کا باپ ہوں"

باپ کی فریاد

ابو حفص سکندری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میرے لڑکے نے مجھے مارا ہے۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا۔ "واقعی مارا ہے"

آپ نے باپ سے پوچھا "بیٹے کو ادب سکھایا تھا؟ جی نہیں۔ بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا؟ جی نہیں۔ آپ نے پوچھا" وہ کیا کام کرتا ہے؟ جی وہ کاشتکاری کرتا ہے ابو حفص نے فرمایا! تجھے معلوم ہے کہ تیرے بیٹے نے تجھے کیوں مارا ہے؟ باپ نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ صبح ہی صبح گدھے پر سوار ہو کر کھیتوں کی طرف جا رہا تھا آگے بیل ہوں گے اور پیچھے کتا ہوگا چونکہ تو نے اُسے قرآن مجید پڑھایا ہی نہیں۔ مولوی صاحب کے پاس مسجد بھیجا ہی نہیں۔ ان سے تیرے بیٹے نے سبق پڑھا ہی نہیں جو وہ راستے میں پڑھتا جاتا۔ اس لئے وہ گانا گاتا جا رہا تھا۔ واہ رے واہ بڑے افسوس کی بات ہے تیری جہالت پر تُو نے اسے گانے سے منع کیا ہوگا اس پر اُس نے تجھے بیل سمجھ کر مارا ہوگا۔ اللہ تعالٰے کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر کہ اس نے تیرا سر نہیں پھوڑ دیا۔ (تنبیہ الغافلین)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

- کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔
- بچہ ماں کا بھی ہوتا ہے اور باپ کا بھی۔ اس کی ہڈیاں باپ کے نطفہ سے بنتی ہیں اور گوشت پوست ماں کے نطفہ سے بنتا ہے۔
- زنا کرنے سے باپ بنا۔ بچہ پیدا ہوا، اور یہ مر گیا تو اُس کے مرجانے سے بچہ

یتیم نہ ہوگا کیونکہ شریعت نے اُس شخص کو اس بچّہ کا باپ ہی نہیں مانا۔ یہ بچہ جانور کے بچے کی طرح ہے۔

● کیا آپ جانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تکیہ کلام کیا تھا؟ فداك ابی وامی۔ میرا باپ اور میری ماں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر قربان! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ صرف دو صحابہ کرامؓ کو کہا۔ پہلے زبیر رضی اللہ تعالیٰ بن العوام، دوسرے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن ابی وقاص۔

● ترمذی شریف باب علامات الساعۃ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بیان ہے جب میری اُمت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہوں تو ان پر مصائب نازل ہونا شروع ہوں گے۔ ان میں پانچویں خصلت یہ بیان فرمائی کہ بیٹا دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پہ ظلم ڈھائے۔"

● حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔"

● ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ماں باپ کو رُلانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔"

● امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "باپ کا بیٹے کے مال پر جبراً تصرّف کرنا ظلم نہیں ہے۔"

● حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ "باپ کا اپنے بیٹے کو مارنا ایسا ہے جیسی کھیتی کے لئے آسمان سے بارش۔

● ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "باپ کا اپنے بچے کے رُخسار کا بوسہ لینا بوسہ مودت کہلاتا ہے۔ اور بچے کا اپنے باپ کے سر کا بوسہ لینا بوسہ رحمت کہلاتا ہے۔

۶ نالائق بیٹا چھٹی انگلی کی طرح ہوتا ہے اگر کاٹا جائے تو درد ہو اور رکھا جائے تو ہاتھ کو عیب دار کرے۔

۶ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں تمام لوگوں کے باپ ہیں۔

۶ ایران کے بادشاہ پرویز نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خط مُبارک پھاڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے بددعا کی۔ اس کے بیٹے شیرویہ نے اُسے قتل کر دیا۔

۶ نمرود کے باپ کا نام "کنعان" ہے۔ اور قارون کے باپ کا نام "اظہار" ہے

ماں باپ سے حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تم سے حُسن سلوک کرے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسرے لوگوں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاک دامن رہو۔ ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ تم اپنے باپوں سے حُسن سلوک کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور جس شخص کے پاس اس کا اسلامی بھائی معذرت خواہی کے لئے آئے تو اس کی معذرت قبول کرے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر۔ اگر ایسا نہ کیا (یعنی معذرت قبول نہ کی) تو وہ میرے حوض (کوثر) پر نہ آئے گا۔

(مستدرک حاکم ج ۴)

کیا آپ جانتے ہیں

سوال :۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ عبداللہ ہے۔
سوال :۔ حضرت آدم علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کا باپ نہیں ہے۔
سوال :۔ حضرت شیث علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ حضرت آدم علیہ السلام ہے۔
سوال :۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام اسحاقؑ ہے۔
سوال :۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام یعقوبؑ ہے۔
سوال :۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام ابراہیمؑ ہے۔
سوال :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام تارخ ہے۔
سوال :۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام اذن ہے۔
سوال :۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام زکریاؑ ہے۔

سوال:۔ حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام لمک ہے۔
سوال:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام عمران ہے۔
سوال:۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام سنان ہے۔
سوال:۔ حضرت لوطؑ کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام حاران ہے۔
سوال:۔ حضرت سلیمانؑ کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام داؤدؑ ہے۔
سوال:۔ حضرت داؤدؑ کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام لیسی ہے۔
سوال:۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام آموس ہے۔
سوال:۔ حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام متی ہے۔
سوال:۔ حضرت شعیب علیہ کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام میکیل ہے۔
سوال:۔ حضرت مریم علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ آپ کے باپ کا نام عمران ہے۔

سوال :۔ حضرت ثمود علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام جیشر ہے۔
سوال :۔ حضرت یسع علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام افطوب ہے۔
سوال :۔ حضرت ادریسؑ کے باپ کا کیا نام تھا؟
جواب :۔ آپ کے باپ کا نام قابیل ہے۔
سوال :۔ حضرت حزقیل علیہ السلام کے باپ کا کیا نام تھا۔
جواب :۔ آپ کے باپ کو ابن عجوز کہتے ہیں۔

آدمی کی سعادت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار چیزیں انسان کی سعادت میں شمار ہوتی ہیں۔

۱۔ بیوی نیک ہو۔
۲۔ اولاد فرمانبردار ہو۔
۳۔ دوست احباب نیک ہوں۔
۴۔ رزق اپنے ہی شہر میں ہو۔
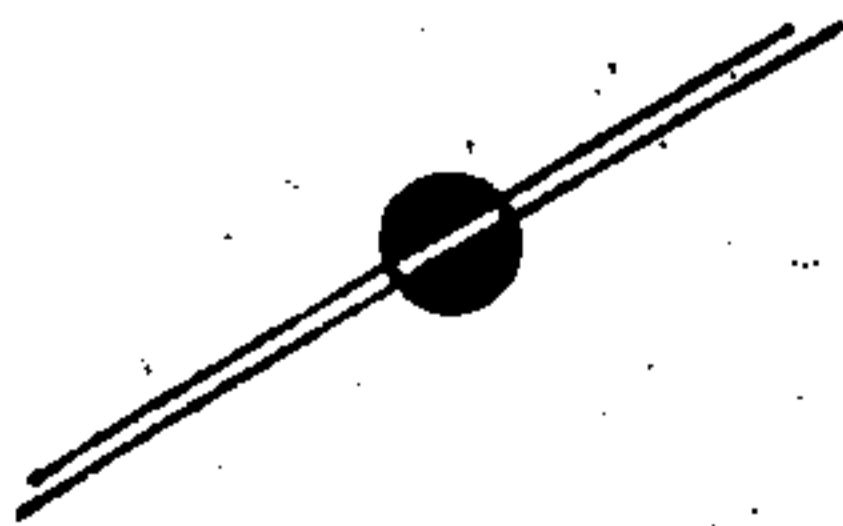
گستاخ بیوی کا ایک دن کا واقعہ ملاحظہ فرمائیے

"باپ کی بے قدری"

ایک روز کی بات ہے کہ والد صاحب رات کو کسی ضرورت سے پانی پینے کے لئے اٹھے۔ نابینا تو تھے ہی ایک سٹول سے ٹکرا گئے اور اسی سٹول پر دودھ کا برتن رکھا تھا وہ زمین پر گر گیا اور سارا دودھ زمین پر اُلٹ گیا بس پھر کیا تھا بیگم صاحبہ نے انہیں بہت بُری طرح سے للکارا۔ تمہیں شرم نہیں آتی او بوڑھے چوری کرتے ہوئے چھوٹے بچے کا دودھ رکھا ہوا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں چپکے سے پی لوں۔ خبردار جو آئندہ ایسی حرکت کی تو دودھ پینے کا مزہ چکھا دوں گی میری ماں بھی جاگ رہی تھی۔ انہوں نے بڑی نرم آواز سے کہا۔ نہیں بیٹی ایسا نہ کہو۔ یہ تو پانی پینے اٹھے تھے۔ سامنے سٹول تھا۔ دودھ کا برتن گر گیا ہے تم خواہ مخواہ بول رہی ہو۔

لہٰذا میں نے اپنے ماں باپ کی نافرمان بیوی کو طلاق دے دی کیونکہ میں نے اُسے پہلے دن سمجھا دیا تھا کہ میں تم پر تب راضی ہوں گا کہ میرے ماں باپ کی مجھ سے بھی زیادہ خدمت کرو گے۔ تم ایسی بدتمیز بیوی ہو کہ میری دنیا اور آخرت برباد کرنے آئی ہو۔ تم کو معلوم ہے کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سب سے اچھا دروازہ ہے لہٰذا ماں باپ راضی تو خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی۔

اللہ باپ ہے

یہ عقیدہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا ہے۔ سورہ توبہ میں ہے کہ یہودی کہتے

ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور اسی سورہ میں ہے کہ عیسائیوں کا
عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور سورہ مائدہ میں ہے کہ
ونصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا باپ ہے اور مشرکین کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی
ہیں لیکن مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے۔
نہ وہ باپ ہے اور نہ بیٹا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کو باپ نہیں کہہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باپ کی قسم کھائی ہے

وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔ "باپ کی قسم اور بیٹے کی قسم"۔ قرآن مجید میں اللہ
نے باپ کی قسم کھائی ہے ماں کی نہیں۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہوتی ہے
سوچنے کی بات یہ ہے کہ جنت سپلائی کون کرتا ہے؟ ظاہر ہے کہ باپ کی وجہ
سے ماں کے قدموں تلے جنت آتی ہے۔ تمہارے لئے حکم ہے کہ ماں سے حسن سلوک
کرو اور ماں کو یہ حکم ہے کہ تمہارے باپ یعنی اپنے خاوند کی خدمت کرے۔

باپ افضل ہے کہ ماں؟

جس مسلمان کے ماں باپ زندہ ہوں اُن کی اجازت کے بغیر جہاد پر جانا
جائز نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کا حکم ماننا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ
ہے۔ ماں باپ اپنے بچّے کو نفلی حج اور سفر تجارت سے بھی روک سکتے ہیں۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی بچّے کی ماں بھی زندہ ہے اور باپ بھی زندہ
ہے تو اس نے ایک سے اجازت لے لی اور دوسرے نے انکار کر دیا۔ اب بچہ
مجبور ہے تو پھر کیا کرے؟ تو اس صورت میں بچّے کو اپنے باپ کی بات ماننا پڑے گی۔
(نزہتہ المجالس)

واقعہ پیش کرتا ہوں

امام بعث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی
پوچھا کہ میرا باپ سوڈان میں رہتا ہے وہ مجھے بلا رہا ہے اور ماں مجھے جانے
ں دیتی۔ اب میں کیا کروں؟ سخت مجبور اور پریشان ہو گیا ہوں۔ ہر دو حضرات نے
ا کہ باپ کا کہا مان اور ماں کی نافرمانی نہ کر۔

باپ پہلے کہ ماں؟

یاد رہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ مرد کی عمر زیادہ ہو
عورت کی کم ہو اور یہ ہوتا بھی ایسے ہی ہے کہ زیادہ تر مرد اور عورت کی عمر میں
دس سال کا فرق ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اکثر پاکستانی بھی یہی جواب دیں
ے کہ باپ پہلے پیدا ہوا تھا اور ماں بعد میں اور اگر انسانوں کی ابتدا کی طرف غور
جائے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ باپ پہلے پیدا ہوا تھا۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام
رمائی حوا ام البشر بعد میں پیدا ہوئی تھیں۔ لیکن میرے ذہن میں سوال یہ پیدا ہوتا
ے کہ بننے میں پہلے کون ہے؟

یعنی مرد باپ پہلے بنایا گیا اور عورت ماں پہلے بنی؟ سوال بڑا پیچیدہ ہے؛
محترم آپ مجھ سے ہی جواب سن لیجئے۔ بننے میں کوئی فرق نہیں ہوتا جس دن مرد
پ بنتا ہے اسی دن عورت ماں بنتی ہے۔

حج و قرض ادا کرنے والا ابرار کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من حج عن والدیہ اوقضی — جو اپنے والدین کی طرف سے حج
عنہما مغرما بعثہ اللہ — کرے یا ان کا قرض ادا کرے
یوم القیامۃ مع الابرار — روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے نیکو
(الاوسط للطبرانی) — کے ساتھ کھڑا فرمائے گا۔

دس حج کا ثواب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کر
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من حج عن ابیہ اوعن — جو باپ یاماں کی طرف سے حج
امہ فقد قضی عنہ حجۃ — کرے ان کی طرف سے ادا ہو جا
فکان لہ فضل عشر حج — گا اور اسے دس حج کا ثواب
(سنن دارقطنی) — زیادہ حاصل ہوگا۔

باپ یاماں کی طرف سے صدقہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ص
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

اذا تصدق احدکم بصدقۃ — جب تم سے کوئی نفلی صدقہ کر
تطوعا فیجعلہا عن ابویہ — تو وہ اپنے باپ ماں کی طرف س
فیکون لہما اجرہما ولاینقص — کرے اس کا ثواب انہیں ملے گ

من اجرہ شئی۔ (اوسط للطبرانی) اور اس شخص کے ثواب میں کمی نہ ہوگی

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنیوالا بن جائیگا

حضرت عبداللہ بن ہمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من بر قسمھا وقضی دینھا ولم یتسب لھما کتب بارًا وان کان عاقًا فی حیاتہ (اوسط للطبرانی)

جو شخص اپنے والدین کی قسم پوری کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے باپ ماں کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ ماں باپ کے ساتھ نیکوکار دیکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں وہ شخص نافرمان رہا ہو۔

ماں باپ کے قرضہ کی فکر

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی تمام اہم مصروفیات کے باوجود ماں باپ کی خدمت اور ان کے حقوق سے کبھی غفلت نہ فرماتے تھے۔ زندگی میں تو خیال رکھتے ہی تھے وفات کے بعد بھی انہوں نے ماں باپ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بڑے خوش حال آدمی تھے۔ عام طور پر جب کسی مالدار آدمی کی وفات ہوتی ہے تو اس کے مرتے ہی ورثاء کو اپنے حصے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ لیکن حضرت عبداللہ کو اپنے حصے کی ذرہ بھر بھی فکر نہ تھی۔ فکر تھی تو

یہ کہ باپ کے ذمے کچھ رہ نہ جائے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے تو ترکہ سے باپ کا قرضہ چکایا۔ قرضہ چکانے کے بعد دوسرے وارثوں نے میراث تقسیم کے لئے جلدی کی اور تقاضے شروع کر دیئے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر ان کو تقسیم سے روک دیا کہ میں چار سال تک برابر حج کے دنوں میں اعلان کرتا رہوں گا کہ اگر میرے ماں باپ پر کسی کا قرضہ ہو تو وصول کرلے۔ ہو سکتا ہے کسی کا کچھ رہ گیا ہو۔ چار سال تک اس طرح وہ متواتر اعلان کرنے کے بعد میں تقسیم کروں گا۔ اس ترکیب سے انہوں نے ورثاء کو ترکہ کی تقسیم نہ کرنے پر چار سال کے لئے راضی کرلیا اور حج کے دنوں میں اعلان کر کے باپ کے لئے ہزارہا آدمیوں سے دعائے مغفرت کراتے رہے۔

مقروض ماں باپ کا قرض ادا کرنا

اگر ماں باپ مقروض ہوں تو اولاد کو چاہیئے کہ وہ ان کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے کوشش و ہمت کر کے اتارے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے باپ اس حال میں فوت ہوئے کہ ان پر ایک یہودی کا قرض تھا۔ میں نے اس یہودی سے مہلت مانگی تو اس نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہودی کے پاس جاکر سفارش کرنے کے لئے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ساتھ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اسے رعایت دینے کے لئے فرمایا! مگر وہ نہ مانا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے فرمایا! کھجوروں کو اتارو اور اعلان کر دو کہ تمام قرض خواہ آکر اپنا اپنا قرض لے جائیں

میں محسوس کر رہا تھا کہ کھجوریں تھوڑی ہیں اگر تمام قرض خواہ لے گئے تو ہمارا گزارہ کیسے ہوگا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق میں نے اعلان کر دیا۔ تمام قرض خواہ آگئے۔ حضور علیہ السلام کھجور کے ڈھیر کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔ تمام قرض خواہ اپنے قرضے کی مقدار میں کھجوریں لے گئے جو تیس وسق بنتے تھے۔ اس کے بعد سترہ وسق ہمارے لئے باقی رہ گئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کیا۔
آپ نے فرمایا! اے جابر اس کی اطلاع عمر کو دو۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو وہ کہنے لگے۔

لقد علمت حين مشى	میں اسی وقت جان گیا تھا جب
فيها رسول الله صلى الله	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تعالى عليه وسلم ليبارکن	تمہارے باغ کا دورہ فرمایا کہ ان
فیھا۔ (البخاری، ۱: ۲۲۲)	کھجوروں میں یقیناً برکت ہوگی۔

۶ نزہتہ المجالس میں ہے کہ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ جب میرے ماں باپ کا قرض ادا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے جابر تو نے اپنے باپ کا قرض ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے
۶ امام اوزاعی کا ارشاد ہے کہ جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے اگر ماں باپ کی وفات کے بعد ان کا قرض ادا کر دے تو وہ فرمانبرداروں میں شامل ہو جائے گا۔

باپ کی طرف سے حج وعمرہ

حضرت ابو زرین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا باپ بہت بوڑھا ہے جو حج وعمرہ کرنے کے لئے سفر نہیں کر سکتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

حج عن ابیك واعتمر

"تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔"

(الترمذی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۲۲)

باپ غریب ہو یا امیر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دو آدمی قبرستان میں بیٹھے تھے ایک اپنے دولتمند (امیر باپ) کی قبر پر اور دوسرا غریب باپ کی قبر پر۔

امیر نے غریب کو طعنہ دیا کہ میرے باپ کی قبر کا صندوق پتھر کا ہے اور فرش سنگ مرمر کا ہے۔ فیروزہ کی اینٹیں ہمراہ لگی ہوئی ہیں اور تمہارے باپ کی قبر مٹی کی ہے خستہ حال ہے۔ غریب نے جواب دیا جب قیامت کے دن مُردے قبروں سے اُٹھیں گے تو تیرے باپ کو پتھروں کے نیچے سے نکلتے ہوئے بھی دیر لگ جائے گی اتنی دیر میں میرا غریب باپ کچی قبر سے اٹھ کر جنت میں پہنچ چکا ہو گا۔ باپ جیسا بھی ہو باپ ہی ہوتا ہے۔

قرآن مجید باپ کو والد کہتا ہے اور اس کی قسم بھی اٹھائی ہے۔ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔ باپ کی قسم اور بیٹے کی قسم۔ اس کے نطفے سے بیٹا پیدا ہوتا ہے نان و نفقہ اس پر لازم ہوتا ہے کہ اس کی خدمت کرنا اولاد پر فرض ہے۔ اس کا سامنے بولنا بھی جرم ہے۔ عاجزی کرنا لازم ہے۔ باپ کی عزت کرو گے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اگر توہین کرو گے تو اللہ تعالےٰ دوزخ میں ڈالتا ہے

یاد رہے باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ یہ بیٹے کو عالم ارواح سے عالم میں لانے کا سبب بنتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمت کے باپ ہیں

میں تمہارا باپ ہی ہوں کہ تم کو علم سکھاتا ہوں" اعلمکم"

(احمد، داری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

میں تو یوں کہوں گا کہ نبیؐ باپ سے زیادہ اپنی اُمت سے پیار کرتا ہے لیکن یہ روحانی باپ ہوتا ہے حقیقی نہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ پیار، محبت اور عشق اپنے باپ سے زیادہ ہونا چاہیئے یعنی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن کر دکھائیں۔ ورنہ ہم لوگ کامل مومن کسی صورت میں بن ہی نہیں سکتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج ہماری مائیں ہیں۔ اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علامہ راغب اصفہانی نے المفردات میں باپ کہا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام اُمت کے استاد بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا اپنا فرمان ہے۔

إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

میں استاد مبعوث ہوا ہوں۔" قرآن مجید میں جو یہ کہا گیا ہے کہ آپ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں" اسے کوئی پڑھ کر فتویٰ نہ لگا دے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے رُوحانی باپ ہیں حضرت عقربتہ الجُھنی کے والد غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ دلاسہ دیتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" کیا تو اس بات پہ خوش نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔

حکایت

کسی بادشاہ نے ایک تیلی سے پوچھا۔ بتاؤ ایک من تلوں سے کتنا تیل نکلتا ہے تیلی نے کہا جناب دس سیر۔ دوبارہ بادشاہ نے پوچھا دس سیر میں سے کتنا نکلے گا؟ تیلی نے جواب دیا جناب اڑھائی سیر۔ تیسری بار بادشاہ نے پوچھا اڑھائی سیر میں سے کتنا؟ تیلی نے کہا جناب اڑھائی پاؤ۔ آخر کار بادشاہ سلامت نے تیلی سے پوچھا ایک تل میں سے کتنا تیل نکلتا ہے؟ تیلی نے جواب دیا جناب۔ تیل اتنا نکلتا ہے کہ ناخن کا سر تر ہو جاتا ہے۔ کاروبار میں تیلی کی گفتگو سن کر بادشاہ بڑا خوش ہوا اور تیلی سے کہا" علم دین" سے بھی کچھ واقفیت ہے؟ تیلی نے کہا نہیں جناب!

بادشاہ نے ناراض ہو کر کہا۔ دنیا کاروبار میں تم اس قدر ہوشیار ہو اور علم دین میں بالکل کورا۔ کچھ بھی سمجھتا بوجھتا نہیں ہے لہٰذا اس کو قید خانہ میں ڈال دیا جائے قریب ہی تیلی کا لڑکا کھڑا تھا۔ اس نے بادشاہ سلامت سے کہا کہ بادشاہ سلامت یہ قصور میرے باپ کا نہیں میرے دادا کا ہے جس نے اس کو تعلیم سے بے بہرہ رکھا میرے باپ کا قصور تب ہوتا اگر یہ مجھے تعلیم نہ دلاتا۔ میرا باپ مجھے تعلیم دلا رہا ہے

آگے جناب کی مرضی۔

بادشاہ لڑکے کا جواب سُن کر بہت خوش ہوا اور کہا کہ تمہاری تھوڑی سی تعلیم نے نہ صرف اپنے باپ کو مصیبت سے بچایا بلکہ تمہیں بھی مستحق انعام ٹھہرایا۔

بَاپ کادِل

حضرت شاہ علی المرتضٰے شیرِ خدا حیدر کرار کرم اللہ وجہہٗ سے پوچھا، ایک دن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے، آپ کے دل میں کس کی محبّت ہے؟

فرمایا! بیٹے تمہاری۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی عمر بارہ سال تھی۔ اباجی "بھائی حسین" کی بھی۔

ہاں بیٹے۔ حضرت علیؓ نے کہا۔

ناناجان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بھی۔

ہاں بیٹا! اُن کی بھی۔

اُمّی جان کی محبّت بھی آپ کے دل میں ہے۔"

"ہاں بیٹے۔"

پھر پوچھا۔ ابوجی! اللہ کی بھی؟

حضرت شاہ علی المرتضٰے نے جواب دیا۔ ہاں بیٹے اللہ تعالیٰ کی بھی۔

جب حضرت حسنؓ عرض کرتے ہیں کہ ابوجان! آپ کا دل ہے کہ مسافر خانہ؟ دل میں تو صرف ایک کی محبت ہوتی ہے نہ کہ ہزاروں کی۔

حضرت شاہ علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو سینے سے لگا لیا۔ فرمایا! بیٹے تمہاری بات سچی ہے۔

محبت تو دل میں ایک ہی کی ہوتی ہے وہ ہے "اللہ کی محبت"۔ باقی سب اس کی محبت کے تابع ہیں۔ بچے اکثر اپنے باپ سے سوالات کرتے رہتے ہیں بعض اوقات یہ بڑے اونٹ پٹانگ قسم کے ہوتے ہیں۔ باپ کو نہ تو جان چھڑانی چاہیئے نہ ڈانٹنا چاہیئے بلکہ بڑے پیار سے جواب دینا چاہیئے۔ اگر آپ نہ جانتے ہوں تو بچے سے کہہ دیجئے کہ جواب دوں گا سوچ کر یا پوچھ کر۔ اچھا سا جواب دیجئے اگر آپ بچے کو ڈانٹ دیں گے تو بچے کے اندر سیکھنے اور پوچھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔

بچے اکثر باپ سے طرح طرح کے سوالات پوچھتے ہیں لہٰذا محسوس نہیں کرنا چاہیئے اگر آپ کو جواب نہیں آتا تو کسی دوسرے شخص سے پوچھ کر بتا دیں، اس سے بچے کی قابلیت میں اضافہ ہوگا۔

باپ کی نصیحت

ایک دفعہ ہارون الرشید بادشاہ کا بیٹا غصے میں بھرا ہوا باپ کے پاس آیا اور آکر عرض کی کہ فلاں سپاہی زادہ نے مجھے ماں کی گالیاں دی ہیں۔

بادشاہ نے درباریوں سے پوچھا! آپ لوگ بتائیے ایسے آدمی کی کیا سزا ہوتی ہے۔ سب نے مشورہ دیا کہ بادشاہ سلامت چونکہ اس نے آپ کے بیٹے کو گالی دی ہے لہٰذا اسے قتل کر دینا چاہیئے یا سخت سے سخت سزا دی جائے۔

بادشاہ نے بیٹے سے کہا! اگر تو معاف کر دے تو تیری مہربانی ہے اور اگر تو معاف نہیں کرتا تو تو بھی اس کو ماں کی گالی دے" ادلے کا بدلہ ہوگا"۔ لیکن بیٹا تجاوز نہیں کرنا۔ بچے نادان ہوتے ہیں۔ یہ اکثر باپ سے ہمہ روز شکایت کرتے رہتے ہیں کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں، فلاں نے مجھے مارا ہے اور باپ بغیر

تحقیق کیے چل دیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ باپ کو تحمل مزاج ہونا چاہیئے اور معاملہ دبانے کی بجائے اٹھانا نہیں چاہیئے۔

بچے کو مزید اکساتے ہیں حتیٰ کہ نوبت لڑائی جھگڑے کر کے نوبت تھانے کچہری تک پہنچ جاتی ہے۔ بچوں کی لڑائی بڑوں کی تباہی کا باعث بنتی ہے اس لیے جب بچہ شکایت لے کر آئے تو بڑے ٹھنڈے مزاج اور خوب صورت انداز سے معاملہ کو رفع دفع کر دینا چاہیئے تاکہ بچے کے دل میں فتور پیدا نہ ہو اور جس بچے سے ناچاکی پیدا ہوئی ہے وہی آپ کے بچے کا دوست بن جائے اکھٹے کھیلیں کودیں۔ سکول جائیں اور اپنا مستقبل سنواریں۔

ماں باپ کی شان

اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی تعلیمات میں جابجا والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کے ادب واحترام اور اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا وناراضگی کو والدین کی رضا و ناراضگی پر موقوف قرار دیا۔ والدین کو اولاد کے لئے جنت اور ان کی زیارت کو حج قرار دیا۔ ماں کے قدموں میں جنت بتایا اور ماں باپ کی خدمت کو نفلی جہاد سے افضل کہا۔ آئیے ہم یہاں ان ارشادات عالیہ میں سے چند کا تذکرہ کرتے ہیں۔

خدا کی رضا کے لئے ماں باپ کا راضی ہونا ضروری ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رضی اللہ فی رضی الوالدین وسخط اللہ فی وسخط الوالدین۔ (المستدرک للحاکم)

اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے

ایک بار دو آدمیوں کو دیکھا۔

ایک سے پوچھا یہ دوسرے تمہارے کیا لگتے ہیں؟

اُس نے کہا! یہ میرے والد ہیں۔

آپ نے فرمایا! دیکھو، نہ ان کا کبھی نام لے کر بلانا نہ کبھی ان سے آگے آگے چلنا اور نہ کبھی ان سے پہلے بیٹھنا۔

باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا!

طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد ومعصیۃ اللہ معصیۃ الوالد۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

والد کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور والد کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے۔

ماں باپ اولاد کے لئے جنّت ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ماں باپ کا اولاد پہ کیا حق ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هما جنتك و نارك — وہ دونوں تیری جنت یا دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

یعنی اگر اولاد ماں باپ کی خدمت و اطاعت کرے گی تو جنت حاصل ہو گی اور اگر بے ادبی و توہین کرے گی تو پھر دوزخ میں جائے گی۔

(ابن ماجہ)

گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے انہیں اپنا خلیفہ بنا دیا تھا اور وہ ذوالحلیفہ میں تھے اُن کی والدہ ماجدہ دوسری جگہ ایک گھر میں مقیم تھیں جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو دروازے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے اے اماں جان! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! تو وہ جواباً وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتیں۔ پھر ابوہریرہ کہتے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بیحد آپ پہ رحم فرمائے جس طرح بچپن میں مجھ پہ آپ نے رحم فرمایا اور میری پرورش کی اور وہ فرماتیں اللہ تبارک وتعالیٰ (واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد) تم پہ رحم فرمائے جیسا کہ تم نے میرے ساتھ بڑھاپے میں نیکی کا سلوک کیا۔ پھر جب ابوہریرہ گھر واپس لوٹتے تو اسی طرح کہتے تھے۔

(الادب المفرد)

باپ ہی بچے کے دل میں استاد کا احترام ڈالتا ہے

میرے نظریئے کے مطابق باپ کی تربیت ہی بیٹے کو استاد کا احترام سکھاتی ہے اور استاد کی تربیت سے بچہ باپ کا ادب کرنا سیکھتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے اگر استاد نے مارا اور بچے نے گھر آکر شکایت کی تو باپ فوراً استاد کے خلاف ایکشن لیتا ہے اس سے بچے کی نظر میں استاد کا احترام ختم ہو جاتا ہے اور بچہ علم سے محروم رہ جاتا ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے لڑکے کے ماموں کو علم و ادب کی تعلیم کیلئے امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور ایک دن اتفاقاً ہارون الرشید وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اصمعیؒ پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پانی ڈال رہا ہے تو بادشاہ بڑا غصے ہوا اور کہا کہ میں نے تو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ آپ اسے ادب سکھائیں۔ یہ تو بے ادبی کر رہا ہے اسے چاہیئے کہ یہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور اپنے دوسرے ہاتھ سے استاد کے پاؤں دھوئے۔ سبحان اللہ! جب باپ بچے کو ایسی تلقین کرے گا تبھی بچے استاد کے مقام کو سمجھیں گے اور پھر انہیں علم آئے گا۔

ہزار لڑکوں کا باپ

کعب بن ایثار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح بادشاہ تھا اللہ تعالےٰ نے نبی کے ذریعے اس سے پوچھا کہ تیری کون سی تمنا ہے اس نے کہا میری یہ آرزو ہے کہ میں مال اور اولاد سے جہاد کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ہزار لڑکے عطا کئے اور وہ ہر ماہ ایک لڑکا جہاد پر بھیجتا وہ شہید ہو جاتا تو یہ دوسرا لڑکا بھیجتا۔ یوں ہی باری باری لڑکوں کو بھیجتا رہا اور ایک ہزار مہینے

ہو گئے اور اس کے تمام لڑکے بھی شہید ہو گئے۔ آخر کار باپ خود جہاد کے لئے نکلا اور جامِ شہادت نوش کر لیا۔

(نزہتہ المجالس)

حکایت

بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہارون الرشید نے ایک لڑکے اور اس کے باپ کو قید خانے میں بند کر دیا۔ باپ گرم پانی سے وضو کرنے کا عادی تھا مگر داروغہ جیل میں آگ جلانے سے منع کر رہا تھا۔ لڑکے نے قندیل پر پانی گرم کر کے باپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جب داروغہ جیل کو پتہ چلا تو اس نے قندیل بلندی پر لٹکا دی۔ دوسری رات لڑکے نے پانی کا برتن اپنے دل پر رکھ لیا اور حرارت قلبی و جسمانی کے باعث پانی قدرے گرم ہوا اس نے اپنے باپ کو پیش کیا۔

باپ نے پوچھا! بیٹا تو نے اسے کس طرح گرم کیا ہے اس نے کہا اپنے دل پر رکھ کر گرم کیا ہے تو باپ نے دعا کی۔ اے رب العالمین۔ میرے بیٹے کو دوزخ سے بچا کر رکھنا! اللہ تبارک و تعالیٰ نے باپ کی دعا قبول فرما کر فرمانبردار بیٹے کو جنت میں داخل ہونے کا فرشتوں کو حکم فرمایا۔

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ گیا تو میرے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور فرمانے لگے تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں، میں نے عرض کیا۔ مجھے آپ کی تشریف آوری کی وجہ معلوم نہیں۔ عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ
جو اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے
کہ وہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ میرے وا
اور تمہارے بھائی کی دوستی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کوئی اچھا س
کروں تاکہ میرے باپ کی روح خوش ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ا۔ بڑے بڑے
گناہ یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔
۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔
۳۔ کسی جان کو قتل کر دینا جس کا قتل کرنا شرعاً قاتل کے لئے حلال نہ ہو۔
۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک

جو محبوب ترین اعمال ہیں۔ ان میں بروقت نماز پڑھنے کے بعد ماں باپ
کے ساتھ حسنِ سلوک کا درجہ بتایا ہے۔

قصہ ایک مولانا صاحب کا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے گئے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے دیکھا کہ بیت اللہ شریف میں ایک مولوی صاحب روزانہ قرآن پاک

ان آیات کی تشریح کیا کرتے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔
ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک دونوں تمہارے
بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں کسی موقعہ پر "اُف" تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک
جواب دو بلکہ ان کے ساتھ احترام اور ادب کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی
بات کرو۔
اے پاک پروردگار ان پہ رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت
ساتھ بچپن میں مجھے پالا تھا۔

(سورۂ بنی اسرائیل پارہ نمبر ۱۵)

اور بعض اوقات بیان کرتے کرتے ان کی آواز لرزنے کانپنے لگتی اور
الفاظ رک رک کر زبان سے نکلتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے
میں میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ بھی میری طرح سب حیرت زدہ
کہ آخر ان آیات قرآن پاک کی تشریح میں مولوی صاحب پر اس قدر گریہ
کیوں طاری ہوتی ہے۔ اس کی ان سے ضرور وجہ دریافت کرنی چاہیئے
ہمیں بھی کچھ نصیحت حاصل ہو۔
جب وعظ ختم ہو چکا تو ہم نے ان کو چائے پینے کے لئے کہا۔ ہمارے
اصرار کرنے سے مولوی صاحب مان گئے۔ لہٰذا ہم حرم شریف سے باہر
ایک ہوٹل میں چائے پینے بیٹھ گئے۔
حج کے دنوں میں حرم شریف کے آس پاس جتنے ہوٹل ہوتے ہیں وہ اکثر
رات کھلے ہی رہتے ہیں غرضیکہ ہم چائے پینے گئے اور باتیں کرنے لگے
ان باتوں میں ہم نے مولوی صاحب سے پوچھا۔
مولانا صاحب! کیا آپ ہمیں اتنا فرمائیں گے اور اس پہ وضاحت کے

ساتھ روشنی ڈالیں گے کہ ان آیات الٰہی کی تشریح میں آپ اتنے غمگین کیوں
ہو جاتے ہیں ؟

مولانا صاحب کی آپ بیتی اور درد بھری کہانی

مولانا صاحب نے اس طرح سے اپنا واقعہ بیان کرنا شروع کیا کہ میں
کلکتہ کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ میرے والدین شہر میں رہتے
تھے اور والد صاحب ایک پرائیویٹ کارخانے میں ملازم تھے۔ پڑھے لکھے تو معمولی
تھے لیکن نہایت نیک اور خدا ترس آدمی تھے۔ میری عمر ابھی چار سال تھی کہ مجھے
ایک اسلامی سکول میں داخل کرا دیا۔ میرے والدین مجھے دین کی تعلیم دلانا چاہتے
تھے اس لئے میں نے اٹھارہ سال کی عمر میں عربی زبان سیکھ لی۔ میں دینی تعلیم کے
دوران انگریزی بھی پڑھتا تھا اور والد صاحب کے ایک دوست کے مدد
سے میں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ میری خواہش افسر بننے کی ہوئی۔ میں نے
اپنے والد سے اس کا ذکر کیا۔ والد صاحب کو اس زمانے میں نوکری کے دوسو
روپے ملتے تھے جن سے پورے گھر کا خرچ چلانا پڑتا تھا اور پھر آئندہ کے لئے
بھی فکر کرنی تھی۔

والد صاحب کا ارادہ اور میرا خیال

میرے والد صاحب کا یہ خیال تھا کہ میں اب کوئی ملازمت کر لوں تاکہ گھر کا
انتظام سنبھالنے میں آسانی ہو لیکن میرا پختہ ارادہ کالج میں داخل ہونے کا ہو چکا تھا۔
میں نے والد صاحب کی بے حد خوشامد کی اور ان کو منا لیا۔ آخر کار والد صاحب
راضی ہو گئے۔ میں نے کالج میں داخلہ لے لیا۔ میری والدہ محترمہ نے بڑی کفایت
شعاری اور عقلمندی سے اپنے فالتو وقت میں موم بتیاں بنا کر اچھے خاصے پیسے

کمانے شروع کر دیئے۔ اس طرح سے اُن کو محنت و مشقت تو بہت کرنی پڑتی لیکن وہ میری سب ضروریات پوری کرتی تھی۔ فیس تو والد صاحب دے دیتے تھے اور دوسری ضروریات کے لئے میری والدہ مجھے چُپکے سے روپے بھیج دیتی تھیں۔ مجھے اچھی طرح سے معلوم تھا کہ والد صاحب بھی میرے اخراجات اور دوسرے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ڈیوٹی سے زیادہ وقت (اوورٹائم) کام کرتے تھے اس طرح سے انہیں زیادہ پیسے مل جاتے تھے اور ہمارا خرچہ بآسانی چلتا رہا اور میں نے چھ سال میں ڈگری حاصل کر لی۔

دیکھ لیا والدین کی اولاد کے ساتھ ہمدردی، شفقت اور سرپرستی۔ ماں باپ اولاد کی کس قدر محنت و مشقت سے پرورش کرتے ہیں۔ کیا اولاد حق ادا کر سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ لہٰذا دوستو، بھائیو، بہنو! سبق سیکھو۔ ماں باپ کی فرمانبرداری کرو اور دُعائیں لو۔ اپنی آخرت سدھار لو۔

اللہ تعالےٰ ہمیں ماں باپ کی گستاخی سے بچائے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین**

ایک صحابی

نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے عرض کیا وہ بہترین عمل کون سا ہے جو اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا"

صحابی نے عرض کی! اس کے بعد۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "ماں باپ سے اچھا سلوک کرو"۔

اس نے عرض کیا۔ پھر کون سا عمل ؟

فرمایا! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔
ماں باپ کے فرمانبردار کو مُبارک ہو۔ خُدا اس کی عمر دراز کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا

باپ جنّت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے اب تجھے اختیار ہے کہ چاہے اس دروازے کو سلامت رکھ یا برباد کر ڈال۔
ماں باپ جو کچھ بھی اولاد کو کہتے ہیں بھلے کے لئے کہتے ہیں۔ اسی میں فائدہ ہے۔ نصیحت پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک

جو محبوب ترین اعمال ہیں ان میں بروقت نماز پڑھنے کے بعد ماں باپ کے ساتھ حُسن سلوک کا درجہ بتایا ہے۔

ماں باپ کا اولاد پہ کیا حق ہے

انسانی زندگی کا سب سے بڑا اہم مقصد یہ ہے کہ آخرت میں اسے نجات ملے۔ اس نجات کا بیشتر دارومدار ایمان اور عبادت پر ہے جو کہ والدین کی اطاعت سے وابستہ ہے۔ اگر مائی باپ اولاد سے راضی ہو جائیں تو وہ جنّت کا حق دار بن جائے گا۔

حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ — حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے
رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ — کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔

مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔

یارسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہی تمہاری جنت دوزخ ہیں۔

(ابنِ ماجہ)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ماں باپ تمہارے لئے جنت کی راہ بھی آسان کر سکتے ہیں اور تمہیں دوزخ کا مستوجب بھی بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ اولاد پر ماں باپ کا حق یہ ہے کہ ان کی رضامندی اور خوشنودی بہر صورت ملحوظ رکھی جائے۔ جو جنت میں جانے کا ذریعہ ہے اور ان کی نافرمانی سے احتیاط کریں کیونکہ یہ دوزخ کا باعث ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر والدین کی اطاعت و خدمت کے ذریعے ماں باپ کو راضی اور خوش رکھو گے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر نافرمانی کرو گے، والدین کو ناراض رکھو گے تو دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔

عقل نہ ہووے تے موجاں ای موجاں
عقل ہووے تے سوچاں ای سوچاں
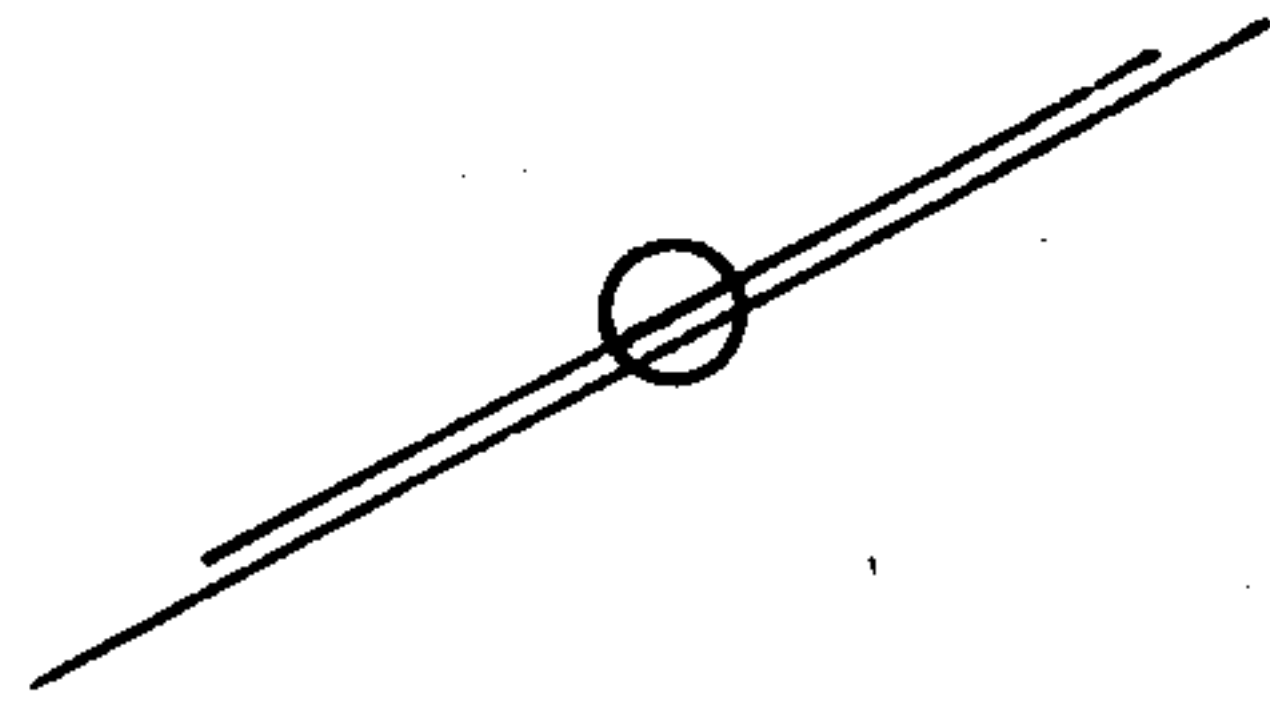
آج باپ کل کا بچّہ

یہ تو آپ نے سُنا ہی ہے کہ آج کا بچّہ کل کا باپ ہے۔ اسی طرح جو آج باپ ہے اگر یہ ۸۰/۹۰ سال تک زندہ رہا تو بالکل بچّہ بن جائے گا اور اس عمر میں آ کر عادات و خصلت بچّے کی مانند ہو جاتی ہیں وہ اس طرح ہے کہ ا۔

ملاحظہ فرمائیے

بچہ	بابا
بچے کے منہ میں دانت نہیں ہوتے۔	بابے کے منہ سے بھی دانت گر جاتے ہیں
بچہ چل نہیں سکتا۔	بابا کے لئے بھی چلنا دشوار ہو جاتا ہے
بچہ ضد (اڑی) کرتا ہے	بابا بھی ضد کرتا ہے۔
بچے کو کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔	بابے کا حافظہ بھی کمزور ہو جاتا ہے
بچے کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے	بابا بھی سہارے بغیر نہیں چل سکتا۔
بچہ کسی کی نہیں مانتا۔	بابا بھی کسی کی نہیں مانتا بلکہ اپنی من مانی کرتا ہے یعنی اپنی منواتا ہے۔
بچہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ میری طرف متوجہ ہوں۔	بابے کی بھی یہی آرزو ہوتی ہے کہ سب لوگ مجھ سے باتیں کریں۔
بچے کو پالنے سے مستقبل سنورتا ہے۔	باپ کو پالنے سے عاقبت سنورتی ہے
بچہ تھوڑی سی ڈانٹ کا اثر لیتا ہے یعنی بچہ روٹھ جاتا ہے۔	بابا بھی بہت سی بات پر رنجیدہ ہو جاتا ہے۔
بچہ بستر اور کپڑوں پر پیشاب کرتا ہے	بابا بھی چارپائی پر اور کپڑوں پر پیشاب پاخانہ کر دیتا ہے۔

بچے کی دیکھ بھال کے لئے ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے۔	۶	بابے کی دیکھ بھال کے لئے بھی ایک نوکر کی ضرورت ہے۔
بچے کو زیادہ ڈانٹا جائے تو گھر سے بھاگ جاتا ہے۔	۶	بابے کو بھی نظر انداز کیا جائے تو یہ بھی روٹھ جاتا ہے اور دنیا سے بھاگ جاتا ہے۔

ایک باپ گیارہ بچّے

ایک باپ گیارہ بچوّں کو پالتا ہے مگر گیارہ بچّے ایک باپ کو نہیں پالتے۔ یہ گیارہ بچّے اپنے بچوّں کو پال لیتے ہیں ایک بوڑھے کو نہیں پال سکتے کیونکہ انہوں نے اپنے باپ کو بچے پالتے ہوئے تو دیکھا ہے بوڑھا پالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر ان کے باپ نے اپنے باپ کو پالا ہوتا تو یہ گیارہ ضرور پالتے۔

سمجھے اَونا

احادیثِ نبوی ﷺ

"یعنی ماں باپ کے بارے میں فرمانِ رسول ﷺ"

۱. حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔

۲. حدیث میں ہے کہ جس جمعہ کے روز اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرے تو اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے براءت لکھی جائے گی یعنی اس کے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ سے رہائی بخشی جاتی ہے۔

۳. حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان کو جنت میں داخل نہ کرنے کا اللہ نے ذمہ لے لیا ہے۔

۴. حدیث میں ہے کہ ماں باپ پر لعنت کرنا کبیرہ گناہ میں سے ہے۔

۵. حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہو جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو۔

۶. حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

۷. حدیث میں ہے کہ جو کوئی نیک بخت لڑکا اپنے ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نظر پر حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔

۸۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا۔

۹۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماں باپ کا میرے اوپر کیا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیرے جنت اور دوزخ وہی دونوں ہیں یعنی تو اگر ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے گا تو جنت کا مستحق بنے گا اور اگر ان کو ناراض کرے گا اور ان کی نافرمانی کرے گا تو دوزخ کا مستحق بنے گا۔

۱۰۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا نفل نماز، صدقہ، روزہ حج وعمرہ، جہاد فی سبیل اللہ غرضیکہ تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔

۱۱۔ حدیث میں ہے کہ ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم پہ گرفت اور پکڑ کی تاخیر کی جاسکتی ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا بدلہ مرنے سے پہلے ہی دنیا میں لے لیا جاتا ہے

۱۲۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی اطاعت اور اللہ پاک کی اطاعت کرنے والے کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔

۱۳۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص کے ماں باپ یا ان میں سے ایک مرجاتا ہے اور یہ نافرمان ہوتا ہے مگر پھر ان کے مرنے کے بعد ہمیشہ ان کے لئے دُعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ان کو فرمانبرداروں میں لکھ دیتا ہے۔

۱۴۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فضیلت اور درجہ دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس کے فرائض اور نوافل کچھ بھی قبول نہیں کئے جاتے۔

باپ کا بیٹے کا بوسہ لینا ثواب ہے

باپ کا اپنے بچے کو چومنا "بوسۂ شفقت" کہلاتا ہے اگر یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے لیا جائے تو باپ جتنی بار اپنے بیٹے کو چومے گا اتنی بار اللہ تعالٰے اجر عطا کرے گا۔

بخاری شریف کتاب الادب کے باب رحمۃ الولد و تقبیلہ میں ہے ا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ اقرع بن حابس تمیم رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السّلام کو چوما تو اقرع نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان کو کبھی بھی نہیں چوما۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" اس پس منظر میں اس جملہ کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر آج تم اپنے بچوں سے پیار نہ کرو گے تو کل کو یہ بھی تم سے پیار نہ کریں گے اور ایک یہ بھی مطلب نکلتا ہے کہ جو اپنے بچوں سے پیار نہیں کرتا اللہ بھی اُس سے پیار نہیں کرتا۔

باپ نے اپنی جان صدقہ دے دی

ہمایوں بیمار ہو گیا اور اس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی تو "میر ابوالبقاء" نے جو علم و فضل میں بلند مقام پہ فائز تھے۔ بادشاہ ظہیر الدین بابر سے کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ شہزادے کی زندگی کسی صدقہ کی طالب ہے۔ اس لئے اگر بادشاہ سلامت کوئی قیمتی چیز اس پہ قربان کریں تو شاید زندگی کے صدقے کے طور پر قبول کر لی

جائے۔ بابر کے دل کو یہ بات لگی۔ وہ سوچنے لگا۔ کونسی چیز قیمتی ہے جو اپنے بیٹے کے صدقے میں دوں۔ دوستوں سے بھی مشورہ کیا۔ ایک صاحب کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت میری نظر میں علاؤ الدین خلجی کے خزانے سے حاصل کیا ہوا الماس جس کی مالیت دولاکھ دینار ہے قیمتی ہے۔ آپ اس کی قیمت غریبوں میں تقسیم کردیں لیکن بابر نے اس بات کو پسند نہ کیا۔ کہنے لگا۔

میرے بیٹے کی جان سے وہ ہیرا زیادہ قیمتی نہیں ہے اگر اس وقت کوئی چیز قیمتی ہے تو وہ میری جان ہے۔ اس لئے میں اپنی جان اپنے بیٹے پر صدقہ کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ سلامت نے رات کو وضو کیا۔ دو نفل ادا کئے اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر رویا۔ پھر اٹھ کر اپنے بیٹے ہمایوں کی چارپائی کے گرد تین چکر لگائے اور ہر چکر میں یہی کہتا رہا۔ اے اللہ یہ بیماری میں اپنے سر لیتا ہوں۔

یا اللہ تو ہمایوں کو صحت یاب کردے اور اس کے عوض میری جان لے لے اس کی یہ ادا شاید اللہ کو بھا گئی۔

بیٹا تندرست ہوگیا اور باپ بستر علالت پر دراز ہوگیا جب جان نکلنے لگی تو بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اسے محبت بھری نظروں سے دیکھا اور چہرے پر مسرت تھی اور خالق حقیقی سے جاملا۔

باپ سے بیٹا پوچھتا ہے یہ کون لوگ ہیں

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب مکتب میں پڑھتے تھے تو سورۃ مزمل تک پہنچے تو اپنے باپ سے پوچھتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شب بیداری کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا بیٹا!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔ بایزید بسطامی بولے۔ ابوجی آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ باپ نے کہا! بیٹے "یہ انہی کے اندر طاقت تھی۔ انہی کو شرف بخشا گیا"۔

پھر پڑھا۔ طائفتہ من الذین معک۔ پوچھا ابوجی یہ کون لوگ ہیں؟ بیٹے یہ صحابہ کرام ہیں۔

بایزید بسطامیؒ نے کہا۔ اباجی آپ اس طرح کیوں نہیں کرتے؟

باپ نے جواب دیا۔ بیٹے اللہ نے ان کو شب بیداری کی طاقت دی تھی۔ بیٹا بولا۔ ابوجی ایسے شخص میں تو کوئی بھلائی نہیں ہوسکتی جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ان کے اصحابہ کی پیروی نہ کرتا ہو۔ اس جملہ نے وہ اثر کیا کہ آپ کے والدگرامی تہجد گزار ہوگئے۔ پھر آپ نے اپنے باپ سے تہجد پڑھنا سیکھی۔ (نزہتہ المجالس)

مبارک ہیں وہ ماں باپ

جو اپنے بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں اور بڑے ہی بدنصیب ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اور سب کچھ تو پڑھا دیتے ہیں مگر قرآن مجید نہیں پڑھاتے۔ بچوں کو نماز روزہ کی پابندی سے ادائیگی کریں اور قرآن مجید پڑھائیں

(ملک محمد اشرف نقشبندی)

باپ کی سفارش

حضرت ابوسعید خدری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب جنگ احد کا واقعہ پیش آیا تو اس وقت میری عمر تیرہ سال کی تھی۔ مجاہدین جنگ میں شمولیت کرنے لگے تو میرا جی بھی للچا رہا تھا کہ میں بھی ساتھ چلا جاؤں۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا تو حضورؐ نے میری استدعا کو قبول نہ فرمایا۔ میرے والد گرامی آگے بڑھے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بیٹے کو بھی اجازت مرحمت فرمائیں کیونکہ اچھی خاصی صحت رکھتا ہے۔ جسم مضبوط اور طاقتور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کم عمر ہونے کی وجہ سے اجازت نہ دی لیکن آپ غور فرمائیں کہ باپ کس سلسلے میں بیٹے کی سفارش کر رہا ہے۔

سبحان اللہ! کیا باپ تھے جو اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے نام مبارک پر قربان کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔

باپ کے کہنے پر طلاق

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنی بیوی عاتکہ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ جہاد میں شریک نہ ہو سکے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تمہاری بیوی تم کو اللہ سے دور لے جا رہی ہے اس لئے اسے طلاق دے دو۔ اپنے باپ کی بات مانتے ہوئے عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ (اسدُ الغابہ)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس بیوی سے تیرے متقی ماں باپ
ناراض ہوں اس کو طلاق دینا خدمت والدین میں داخل ہے۔
(ملفوظات غزالی)

باپ کی دعا سے نبوت مل گئی

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام نے کنعان کے سردار کی بیٹی سے
شادی کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عیص اور یعقوبؑ دو بیٹوں کا باپ بنایا عیص
کے بعد یعقوبؑ پیدا ہوئے۔ دونوں بیٹے اپنے باپ کے انتہائی فرمانبردار تھے
عیص اپنے باپ کے کھانے کا بہت خیال رکھتے جو بھی شکار لاتے
پہلے ابا حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ جب باپ کی زندگی کے آخری
ایام میں عمر مبارک ۱۶۰ سال ہو چکی تھی تو نظر جاتی رہی۔ تو ایک دن بیٹے عیص سے
کہنے لگے۔ بیٹا! میری دلی خواہش ہے کہ آج مجھے بکری یا ہرن کے کباب کھلاؤ
میں تمہارے لئے اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں
نبوت سے نوازے۔

یہ دعائیہ الفاظ سنتے ہی عیص شکار کے لئے چل پڑے۔ والدہ محترمہ نے
اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب سے کہا تمہارے پاس جو موٹی تازی بکری ہے
بیٹا اسے ذبح کرکے باپ کو کباب بنا کر کھلا دے وہ تمہارے لئے خصوصی
دعا کریں گے۔ فوراً یعقوبؑ نے ماں کی بات سنی اور ابا حضور کے سامنے کباب
پیش کر دیئے۔ باپ نے کباب کھاتے ہی دعا کی۔

یا اللہ! جس بیٹے نے باپ کے لئے کباب تیار کئے ہیں اس کو اور اس
کی اولاد کو پیغمبر بنا دے۔ دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ جب بیٹا عیص آیا اس

نے ہرن کے کباب پیش کئے تو اباّ نے محسوس کیا مگر فیصلہ ہو چکا تھا۔ باپ نے کہا بیٹا عیص فکر مت کرو، تمہاری دُعا تمہارے باپ نے لے لی ہے۔ ہم تیرے لئے اور تیری اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں برکت ڈالے اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول کر لی اور برکت دی۔

(قصص الانبیاء)

اعراف میں کون ہوں گے

اعراف عرف کی جمع ہے یعنی پہاڑ کی چوٹیاں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا! اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار ہو گی۔ اعراف جنت و دوزخ کے درمیان ایک میدان ہے جس میں نہ دوزخ جیسی سزا نہ جنت جیسی ہوا۔ اس جگہ کون لوگ ہوں گے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں سورۂ اعراف کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے اعراف سے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا! یہ وہ لوگ ہوں گے جو باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کرنے گئے ہوں گے اور باپ کی نافرمانی کرنے کی ہی حالت میں شہید ہو گئے ہوں گے چونکہ باپ کے نافرمان تھے اس لئے ان کو جنت سے روک دیا جائے گا لیکن راہ خدا میں شہید ہوئے تھے اس لئے دوزخ میں نہیں بھیجا جائے گا۔

باپ کی وفات کی مُبارک

حضرت علی کرم اللہ وجہ، کا انتقال ہوا۔ بعد میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

خلیفہ بنے تو آپ کی زوجہ محترمہ جن کا نام عائشہ تھا کہا خلافت مبارک ہو۔ آپ کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور برہم ہو کر فرمایا! کہ تم مجھے باپ کی وفات پر مبارک دے رہی ہو۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے میں تمہیں طلاق دیتا ہوں (دارقطنی)

باپ کی شان

باپ گھر میں انچارج ہوتا ہے گھر کے تمام اخراجات پورے کرتا ہے جو بیٹوں اور بیٹیوں پر شفقت کرتا ہے۔ باپ واجب الاحترام ہے۔ لہٰذا عورت کو کبھی موقع نہ دو کہ وہ آپ کے باپ کی توہین کرے۔ کچھ گھروں کے اندر دیکھا گیا ہے کہ باپ سے نوکروں سا کام لیا جاتا ہے اور سمجھا بھی جاتا ہے۔

اپنے باپ کی عزت کرو تمہارا بیٹا تمہاری عزت کریگا

ایک شخص کے بارے میں حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں "دیار بکر" میں اس کا مہمان ٹھہرا۔ وہ بہت امیر آدمی تھا۔ اس کا جوان لڑکا تھا جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا کیونکہ وہ بیٹا بڑی دعاؤں کے بعد اسے ملا تھا۔ کسی نے کہا تھا کہ فلاں درخت ہے وہاں جو دعا مانگو قبول ہوتی ہے اور جو بھی دعا مانگی جائے وہ بھی پوری ہوتی ہے۔ اس نے وہاں کئی راتیں گزاریں اور یہی دعا مانگی کہ یا اللہ مجھے اولاد عطا کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور لڑکا عطا کیا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے سنا کہ وہ لڑکا اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا کاش کہ مجھے اس درخت کا علم ہو جائے تو میں بھی وہاں جا کر دعا کروں۔ یا اللہ اس بوڑھے کو جلدی موت دے۔

ظاہر ہے کہ آپ اپنے باپ سے نفرت کرتے رہے ہیں تو آپ کی اولاد ضرور آپ سے نفرت کرے گی۔ جو جو حرکتیں آپ نے اپنے باپ کی شان میں کی ہوں گی وہی اولاد کی طرف سے آپ کو ملیں گی۔ اس لئے باپ خواہ ظلم بھی کرے باپ کی عزت واحترام کرو۔ ادب آداب کرو تاکہ تمہارا بیٹا! تمہاری دل و جان سے خدمت کرے، عزت دے۔

ڈنکن نے ایک مرتبہ کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کی خدمت نہیں کرنی پڑی لہٰذا اُن کی اولاد بھی اس فرض سے غافل ہے۔ یہ جملہ اس کے معاشرے پر تو شاید مکمل صادق آتا ہے البتہ اسلامی معاشرہ میں مکمل طور پر صادق نہیں آتا۔

یہ ضروری نہیں کہ باپ نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہوگا

یہ ضروری نہیں کہ باپ نیک تو بیٹا بھی نیکوکار ہوگا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ باپ بُرا ہو تو بیٹا بھی بُرا ہوگا۔ بہرکیف اولاد کا نیک اور تابع فرمان ہونا اللہ تعالےٰ کا احسان ہوتا ہے۔ ماں باپ کا اثر تو ضرور ہوتا ہے۔ معاشرہ بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ بیٹوں کو اطاعت فرمانبرداری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ خواہ باپ کیسا ہی کیوں نہ ہو آخر تمہارا باپ ہے باپ کی عزت کو دوبالا کریں۔ خاندان کا نام روشن ہوگا اور اپنی آخرت سنوار لو۔ آج دنیا کل آخرت۔ دس دنیا ستر آخرت۔ یہ دنیا کی چہل پہل عارضی ہے سادگی اختیار کریں۔ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج کے پابند رہیں۔

بڑا عنصر اللہ کا فضل وکرم ہے۔ آپ اس سے دُعا مانگتے رہیں کہ یا اللہ! اولاد دے تو صالح دے۔ یا اللہ اولاد دے تو نیک اور تابع دے۔ آمین۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ کئی لوگوں کے باپ متقی و پرہیز گار تھے مگر اولاد بدکردار نکلی اور کچھ کے باپ بُرے تھے اولاد نیک نکلی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تقویٰ و پرہیز گاری میں کس کو شک ہے۔ انہیں آدم ثانی کہا جاتا ہے آپ نے ۹۵۰ سال عمر پائی۔ اس کے برعکس گھر نہ بنایا۔ صرف جھونپڑی ہی بنائی۔ جب دنیا سے جانے لگے تو لیٹے ہوئے تھے اور جھونپڑی بھی چھوٹی تھی یہاں تک کہ پاؤں بھی باہر آرہے تھے۔ فرشتے نے کہا ۹۵۰ سال میں مکان تو اچھا بنا لیتے۔ فرمانے لگے۔ اللہ نے فرمایا تھا ایک روز تم نے واپس آنا ہے سوچا جب چلے ہی جانا ہے تو مکان بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ سبحان اللہ

آپ کا اصل نام مبارک شکر تھا کہتے ہیں اللہ کی یاد میں کثرت سے رونے کی وجہ سے نام نوح پڑ گیا۔ اللہ نے آپ کو چار بیٹے عطا کیے۔

۱۔ سام ۲۔ حام ۳۔ یافث اور ۴۔ یام

حضرت نوح علیہ السلام تبلیغ کرتے۔ لوگ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے اور آپ کو مارتے، گالیاں دیتے۔ جب ناامید ہو گئے تو آپ نے بددعا کی یا اللہ! کوئی کافر نہ چھوڑ۔ تمام کفار کا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی دُعا قبول کر لی اور فرمایا! تم ایک کشتی بناؤ۔ آپ نے کشتی بنائی۔ دو سو گز لمبی، پچاس گز چوڑی۔ تین گز اونچی۔

یاد رہے آپ کی عمر جب چھ سو سال ہوئی تو دوسرے مہینے کی سترہ تاریخ کو پانی زمین آسمان سے نکلنا شروع ہوا۔ تین بیٹے تو باپ کے کہنے پر کشتی میں سوار ہو گئے۔ چوتھے بیٹے نے انکار کر دیا۔

باپ نے کہا آجاؤ۔ ڈوب جاؤ گے۔

بیٹے نے کہا میں پہاڑی پر چڑھ جاؤں گا۔ چالیس دن تک پانی متواتر نکلتا رہا

بیٹا ڈوبنے لگا تو باپ نے عرض کی یا اللہ میرے بیٹے کو بچالے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا نہیں ہے کیونکہ انہ عمل غیر صالح۔ اس کے کام اچھے نہیں ہیں۔ ۱۵۰ دنوں کے بعد پانی کم ہونا شروع ہوا۔ کشتی کوہ اراراط پر رک گئی۔ نافرمان بیٹا ڈوب کر مر گیا

باپ کا حکم عدول تھا آخر ڈوب کر مر گیا اور جو بیٹے تابع تھے اپنے باپ کے ساتھ چلے ساری دُنیا انہی کی اولاد ہے۔ سارے انسانوں کے پہلے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کے نوح علیہ السلام تک انسان چلتے رہے۔ پھر نوح علیہ السلام آئے تو سارے ہلاک ہو گئے۔ یہ آدم ثانی کہلائے اور تین بیٹے ان کے پھر باپ بنے۔ تمام مخلوقات حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں کی اولاد ہے۔ عرب و عجم کا باپ نوح علیہ السلام کا بڑا بیٹا سام ہے۔ ہند اور حبش کی قوم حام کی اولاد ہے اور اہل ترکستان یافث کی اولاد ہیں۔

ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیئے

ایک حدیث میں یہی بات یوں بیان ہوئی ہے۔

عن ابی الدرداء ان رجلاً اتاہ فقال ان لی امراۃً وان امی تامرنی بطلاقھا فقال لہٗ ابوالدرداءِ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب اوضیع

حضرت ابوداؤدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آکر کہا میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھ سے فرماتی ہیں کہ اسے طلاق دے دوں۔ حضرت ابوداؤد نے ان سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے دروازے کی حفاظت کرو یا ضائع کر دو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

مثالی باپ بیٹا

(حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی دعاؤں کے بعد آپ کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ایک چاند سا بیٹا اسماعیلؑ عطا کیا۔ مشیت خداوندی اور اسباب ایسے پیدا کئے کہ آپ کو اپنا دودھ پیتا بچہ بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑنا پڑا

اللہ تعالےٰ نے اپنے کعبہ کو آباد کرنا تھا اور ایک خاص بنیاد کی ضرورت تھی اور یہی تو اسے حکم خداوندی ہی سمجھتا ہوں ورنہ جیسے بھی اسباب پیدا ہو جائیں باپ اپنی بیوی اور بچے کو ایسی جگہ پر کبھی بھی نہیں چھوڑتا جہاں کا سارا ماحول جان لینے والا ہو بچانے والا نہیں۔ آپ نے اپنی بیوی اور بچے کو کعبۃ اللہ کی بنیادوں کے پاس چھوڑا اور خود لوٹ آئے۔

اللہ تعالےٰ نے اس بیٹے کے صدقے پاؤں کی جگہ سے آب زم زم جاری کر دیا۔ زندگی کا مدار مل گیا تو وہیں پر زندگی بڑھنے لگی۔ پہلے پرندے آئے پھر پرندوں کو دیکھ کر انسان اور جانور آ گئے اور یہی تو زندگی کو برقرار رکھنے کے اسباب تھے۔ باپ کبھی کبھی اپنے بیٹے کو دیکھنے آتا۔ جوں جوں بیٹا بڑھتا جاتا باپ کے دل میں پیار اس سے زیادہ بڑھتا۔ اللہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ مثالی باپ وہی ہوتا ہے جس کے سامنے اللہ کا حکم بیٹے سے بڑھ کر ہو۔ چنانچہ جب بیٹا سات سال کا ہوا تو اللہ کا حکم آیا بچے کو ذبح کر دو۔ یہ حکم خواب کی صورت میں ہوا۔

آپ ملک شام سے مکہ آئے۔ بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لیا اور ذبح کرنے چل پڑے۔ راستے میں شیطان ابلیس نے بھٹکانے کی کوشش کی۔ دونوں باپ بیٹے

نے کنکر مار کر شیطان سے نفرت کا اظہار کیا۔ آج بھی باپ بیٹا کی اس سُنت کو ادا کیا جاتا ہے جب منیٰ میں پہنچے تو باپ نے بیٹے سے کہا۔ اے میرے بیٹے! میں تجھے نیند میں ذبح کرتے دیکھا ہے۔ بتا تیری کیا رائے ہے ؟

قربان جائیں اس مثالی بیٹے پر۔ باپ سے عرض کرتے ہیں ابا جی! جس کا حکم ملا ہے کر دیجئے۔ میں تیار ہوں۔ بیٹا باپ سے کہتا ہے۔ ابا جی مجھے پیشانی کے بل لٹائیے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر کمر کے بل لٹاتے باپ کی نظر چہرے پر پڑتی شاید گلا کاٹنے سے ہاتھ رُک جاتا۔ پیشانی کے بل لٹانے سے چہرہ نظر نہ آئے اور گلا کٹ جائے اور باپ بیٹا اللہ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

آپ خود ہی اندازہ لگائیں۔ باپ بوڑھا۔ بقول واحد عمر ۸۰ سال اور بیٹا اکلوتا پیشانی کے بل لٹا کر زور لگا رہے ہیں کہ گردن کٹ جائے مگر اللہ تعالیٰ نے روک دیا اور اسماعیل علیہ السّلام کے بدلے میں مینڈھا بھیج دیا۔ مینڈھا ذبح ہو گیا حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ذبح کرنے کے بعد جب آنکھیں کھولیں تو اسماعیل علیہ السلام سامنے کھڑے تھے اور مینڈھا ذبح ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس مثالی باپ کی سُنت بن گئی۔

آپ سوچیں کہ اللہ نے کتنا احسان کیا کہ بچے اسماعیل علیہ السّلام کو بچا لیا۔ اگر باپ بیٹے کو قربان کر دیتا تو آج آپ بھی بیٹوں کو ذبح کرتے۔ پھر اس باپ نے اس بیٹے کے ساتھ مل کر ایک گھر بنایا جو اللہ کا گھر تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے ہاتھ سے پتھر لگاتے تھے اور اسماعیل علیہ السّلام گارا دیتے تھے۔ زمین سے نو گز اونچا بنایا۔ لمبائی حجر اسود سے رکن یمانی تک ۳۲ گز۔ یمانی سے غربی تک چوڑائی ۲۲ گز۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باپ بیٹا کی محبّت کو قبول کیا اور اس گھر کو اُمت مسلمہ کا مرکز بنا دیا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی نسل سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پیدا فرمایا۔ (قصص الانبیاء)

باپ بچوں کو اللہ کی راہ بتلائے

باپ بچوں کو اللہ کی راہ پر چلائے، سمجھائے اور پڑھائے

کیونکہ آج کل مختلف مذاہب ہیں، تفرقے ہیں بچوں کو جس مذہب کا سبق پڑھائینگے۔ وہ ماں باپ کے کہنے پر پڑھیں گے۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں :-

طاعة الله طاعة الوالدين ومعصية الله معصية الوالد۔ (طبرانی)

ترجمہ :- "باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔"

اس کے ذہن میں اللہ تعالیٰ اور دین کے کسی تصور کا پیدا ہونا مشکل ہے لیکن باپ کے متعلق آہستہ آہستہ اس کے دل میں جو تصورات پیدا ہو رہے ہیں

اس کے دینی تصورات کی اساس بنیں گے۔

مذہب کے متعلق جو تصورات اس عمر میں آپ پیش کریں گے وہی آپ کے بیٹے کے دماغ میں اثر انداز ہوگا کیونکہ اس عمر میں دنیا کی تمام اشیاء سے اپنے باپ اور ماں کو ہی عزیز جانتا ہے۔ ماہرین نفسیات تو اب گفتگو کر رہے ہیں۔ ہمارے سرکار مدینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے ۱۴۱۸ سال قبل ہی فرما دیا تھا۔ **کل مولود یولد علی فطرة فابواه یهودانه اوینصرانه اویمجسانه**

ترجمہ:۔ ہر بچہ فطرت (اسلامی) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں، عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ کا یہی مطلب نہیں کہ بچے یہودی یا عیسائی یا مجوسی ہی بنتے ہیں۔ کئی بچے ہندو بھی ہیں اور کئی بچے سکھ بھی ہیں، کئی بچے ملحد ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ بچہ کورے کاغذ کی طرح پاک صاف ہوتا ہے اور مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ پھر جیسے ماں باپ کو کرتے دیکھتا ہے ویسا ہی راستہ اختیار کر لیتا ہے یعنی وہی اپنے ماں باپ کی راہ اپناتا ہے وہ اپنے ماں باپ کی نقل و حرکت اور عادت کو PICK UP کرتا ہے اس لئے جتنا تمہارا مذہب سے لگاؤ ہو گا اتنا ہی اور ویسا ہی تمہارے بچے کا بھی لگاؤ ہو گا۔ لہٰذا اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ پہ چلائیں کہ بیٹا وہی تمہیں پیدا کرنے والا ہے۔ وہی خالق و مالک ہے۔ وہی زندگی و موت دینے والا ہے۔ وہی کار مختار ہے۔ وہ بڑا رحیم اور کریم اور رحمدل ہے۔ وہ واحد ہے دوسرا کوئی شریک نہیں ہے ۔

اِک گناہ میرا ماں پیو ویکھے دیوے دیس نکالا
لکھ گناہ میرا مولا ویکھے اوہ ہے پردے پالن ہارا

باپ بیٹے کی قبر سے لپٹ کر رو دیا

ہارون رشید کو ایک عورت سے محبت ہو گئی انہوں نے چھپ کر نکاح کر لیا۔ ماں باپ کے ڈر سے اسے بصرہ بھجوا دیا۔ عورت بڑا روئی۔ مجھے خود سے جدا نہ کرو۔ میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔ ہارون الرشید نے کہا۔ دیکھو حالات سازگار نہیں ہیں میں جونہی تخت پر بیٹھوں گا تمہیں بلالوں گا تم بالکل مطمئن رہو۔ یہ میری یاقوت کی انگوٹھی رکھ لو اور بصرہ چلی جاؤ۔ لہٰذا عورت بصرہ چلی گئی اور چند ماہ بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اس کا نام احمد رکھا۔

کچھ عرصہ کے بعد ہارون الرشید بھی خلیفہ بن گیا۔ اسے یاد تھا کہ میرا بچہ اب دنیا میں آچکا ہو گا۔ اس نے عورت کو تلاش کرنے کے لئے بندے بصرہ دوڑائے۔ مگر بے سود۔ اس عورت نے زہد و عبادت کی زندگی اختیار کر لی اور اپنے بیٹے کی اس طرح پرورش کی کہ وہ نہایت زاہد و عابد اور خدا ترس انسان بن گیا۔ ماں نے اپنے بچے کو سب کچھ بتلا دیا۔ مگر بیٹے نے بادشاہ کو چھوڑا اور ماں کی ہی خدمت کرنے لگا۔ مٹی کے برتن بناتا جو کچھ کماتا وہ ماں کو ہی کھلا پلا دیتا۔۔۔

ایک روز ماں بھی داغ مفارقت دے گئی اور مرتے وقت بیٹے کو اس کے باپ کی دی ہوئی یاقوت کی انگوٹھی دے دی۔ احمد کو باپ سے کیا غرض "وہ اللہ سے لو لگا بیٹھا تھا۔"

ایک روز برتن بناتا جو کماتا پھر آرام سے چھ روز کھاتا۔ عین جوانی ہی میں اوپر سے بلاوا آ گیا۔ کل نفس ذائقۃ الموت، وقت مقررہ پر انسان نے چلے ہی جانا ہے۔

ایک رشتہ دار کو یاقوت کی انگوٹھی دیتے ہوئے کہا جب میں مر جاؤں تو اسے خلیفہ کے ہاں پہنچا دینا۔ ان کی وفات کے بعد اس آدمی نے انگوٹھی ہارون الرشید کو دی۔ وہ دیکھتے ہی پہچان گیا اور بے تابی سے پوچھنے لگا اس انگوٹھی کا مالک کدھر ہے؟ اس نے عرض کی۔ بادشاہ سلامت وہ بصرہ میں رہتے تھے جو بڑے منکسر المزاج، ملنسار، خوددار اور عبادت گزار تھے گذشتہ روز ہی ان کا انتقال ہوا اور انہوں نے ایک پیغام بھی دیا تھا۔ بولو، بولو کونسا پیغام؟ انہوں نے کہا انگشتری کا مالک کہتا ہے ''دنیا کے نشہ میں موت نہ آجائے، ہوش کرو۔ اللہ کے حضور شرمندہ ہونے سے ڈرو کیونکہ وہاں کوئی عذر بہانہ قبول نہ ہوگا۔''

یہ سن کر بادشاہ ہارون الرشید رونے لگا اور کہا! اے میرے بیٹے تو نے بالکل صحیح کہا۔ اللہ تمہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ اس قاصد کو دس ہزار درہم دیئے اور کہا جب شام ہو جائے تو آنا۔ چنانچہ وہ شام کو آیا تو ہارون الرشید نے کہا مجھے اس کی قبر پہ لے جاؤ۔ باپ نقاب ڈال کر بیٹے کی قبر پہ گیا اور لپٹ کر زار و قطار رونے لگا اور ساری رات وہیں بیٹھ کر روتا رہا۔ وچھوڑا ایہوئیں پتر دا بہوں ڈاہڈا اے۔ جیہڑا ناقابل برداشت اے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہوتا ہے وہ ہی بہتر ہوتا ہے وہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اللہ ہوا جو کار مختار جو چاہے کرے۔

باپ کو بیٹے کے غم نے ختم کر دیا

غیاث الدین بلبن ہندوستان کا ہٹلر تھا۔ سختی کرنا وہ فرض سمجھتا تھا وہ کہا کرتا تھا جو بادشاہ اپنا رعب و دبدبہ قائم نہیں رکھ سکتا وہ حکومت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سخت گیر اور باجبروت بادشاہ کی کمر اس وقت جھک گئی جب اس کا بیٹا خان شہیدؒ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ راتوں کو بے اختیار اُٹھ جاتا اور زار و قطار بیٹے کے غم میں رونے لگ جاتا۔ اور روتے ہوئے کہتا تھا۔ پودے سے اس کے پتے گر گئے۔ میرے تو باغ قید خانہ بن گئے۔ چمن سے بلبلیں رخصت ہو گئیں اس سانحہ پر میں کیسے فریاد نہ کروں ۔

فیر میلے محمد اقسمتاں دے
کتھے شمع تے کتھے پتنگ ہوسی

دنیا کو روشن کرنے والا چراغ بجھ گیا۔ میرے تو دن بھی راتوں کی طرح تاریک ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے سے چاند سا مکھڑا چلا گیا ہے۔ اب اندھیرا چھا گیا ہے بس یہی غم اس باپ کو ختم کر گیا اور اپنے بیٹے کے پاس جا پہنچا۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

بیٹی افضل کہ بیٹا

اسلامی معاشرہ کے اندر جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں تھا وہ تو بیٹی کو بڑی ترجیح دی جاتی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جس نے دو بیٹیوں کی جوان ہونے تک پرورش کی میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو ملایا"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اپنی لڑکی کو زندہ در نہ کرے نہ اس کی توہین کرے اور نہ لڑکے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد شریف)

بیٹی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب باپ گھر کوئی چیز لے کر جائے تو بچوں میں سب سے پہلے بیٹی کو دے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو آتا ہوا دیکھتے تو پیار میں کھڑے ہو جاتے۔ ان کی پیشانی چومتے اور پاس بٹھاتے۔

اسلام کے اندر بیٹی کو پالنا زیادہ ثواب کا کام ہے کیونکہ لڑکے کو پالنے سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ وہ کمائے گا کھلائے گا۔ بیٹی آپ کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر پالنا ہے۔ بیٹا تو نا معلوم آپ کو دوزخ سے بچائے گا کہ نہیں بچائے گا البتہ بیٹی کو پال پوس کر شادی کر دینا صرف اتنا عمل ہی باپ اور دوزخ کے درمیان دیوار حائل کر دے گا۔ پھر بیٹی افضل ہوئی نا؟

بیٹی آپ کی مرتے دم تک خدمت کرے گی۔ بیٹے پر کوئی اعتماد نہیں، یاد رہے کہ بیٹی بیٹے سے زیادہ باپ کی خدمت کرتی ہے۔

باپ کے دوست کی عزت

من البران تصل صدیق ابیک

"اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک اور برتاؤ کرنا نیکی ہے"۔

(طبرانی)

باپ کے بھائی کی عزت

من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ

ترجمہ:۔ جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ باپ کے بعد اس کے بھائیوں سے نیک سلوک اور برتاؤ کرے۔

ماں باپ کی وفات کے بعد سلوک کی صورتیں

اب تک ہماری گفتگو زندہ ماں باپ کے بارے میں تھی اگر ماں باپ فوت ہو چکے ہوں تو پھر ماں باپ کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جائے۔ اب اس حوالے سے کچھ سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

ماں باپ نے بچے کی پرورش اور تربیت میں جو زحمتیں اٹھائی ہیں اور شب و روز خدمت کی ہے سچی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ ایک غلام کی طرح عمر بھر بھی ان کی خدمت کرتے رہیں تب بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مومن زندگی بھر ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے لیکن جب ماں باپ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں وہ یہی سوچتا ہے کہ ہائے میں کچھ نہ کرسکا اور چاہتا ہے کہ کچھ ایسی صورتیں پیدا ہوں کہ میں ان کی وفات کے بعد ان کی روح کو خوش کرسکوں اور اپنے جذبات کی تسکین کرسکتا۔ یہی مومنانہ جذبات سوال کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے پیش کئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ سلوک کرسکتے ہو اور سلوک کی چار صورتیں بیان فرمائیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال رجل یارسول اللہ هل بقی من برابوی شیءٌ بعد موتهما ابرهما قال نعم خصال اربع الدعاء لهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما واکرام صدیقهما وصلة الرحم التی لارحم لك

ترجمہ ا۔کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک شخص نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! کیا والدین کی وفات کے بعد بھی کچھ ایسی صورتیں ممکن ہیں کہ میں ان سے حسن سلوک کرتا رہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ ہاں۔ چار صورتیں ہیں (۱) ماں باپ کے لئے دعاو استغفار (۲) ان کے لئے ہوئے عہدوں اور (جائز) وصیتوں کو پورا کرنا (۳) باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں کی عزت اور خاطر داری کرنا (۴) اور ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک جو ماں باپ کے واسطے سے تمہارے رشتہ دار ہیں۔

دعائے مغفرت حسنِ سلوک کی ایک صورت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے بعد والدین کے لئے اولاد کی دعا مغفرت کو حسن سلوک قرار دیا ہے۔

حضرت ابو اسید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!۔

استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر۔

(ابن النجار)

موت کے بعد والدین کے لئے اولاد کا دعائے مغفرت کرنا، ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورت ہے۔

ماں باپ کے ایصال ثواب کیلئے نماز اور روزہ

احادیث میں یہ بھی ملتا ہے کہ فوت شدہ والدین کے ایصال ثواب کے لئے نفل نماز پڑھی جائے اور نفلی روزہ رکھا جائے۔

قبرستان میں داخلے کا طریقہ

قبرستان میں بڑے عجز اور خاموشی سے داخل ہونا چاہیئے اور دل میں خوفِ الٰہی کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور اس بات کو تازہ کرنا چاہیئے کہ اسے بندے ایک دن تو بھی ان کے ساتھ آکر مل جائے گا اس لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ عبادت الٰہی میں مشغول رکھے اور نیک اعمال کرنے کی طرف مائل کرے کیوں کہ قبرستان میں جانے سے موت یاد آتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم جب قبرستان میں جاتے تو اہل قبور کو سلام کرتے اس لئے قبرستان میں داخلے کے وقت مندرجہ ذیل احادیث کے الفاظ کے مطابق اہل قبور کو سلام کہنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سُنّت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا

السلام علیکم یا اھل القبور — اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمار
یغفر اللہ لنا و لکم و انتم سلفنا — اور تمہاری مغفرت کرے تم ہم پر سبقت کر گ
و نحن بالاثر۔ (مسلم شریف) — ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں (ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور فرماتے جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کلمات کہو۔

السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسال اللہ لنا و لکم العافیہ۔

اس بستی کے مومن اور مسلمان رہنے والو تم پر سلامتی ہو۔ بیشک اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طالب ہیں

زیارت قبور کی ترغیب

شروع شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کو قبرستان میں زیارت قبور کی غرض سے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے کیونکہ ابتدائی دور میں قبروں پر جانے سے پوجا کا خطرہ تھا لیکن جب مسلمانوں کے ایمان اللہ کی توحید پر حد درجہ مستحکم ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو چند امور کی اجازت عنایت فرمائی جن میں قبروں کی زیارت بھی تھی۔

زیارت قبور کا طریقہ

زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ قبرستان میں ادب کے ساتھ داخل ہو کر جس قبر پہ آپ جانا چاہیں جائیں۔ راستے کے ذریعے جائیں۔ قبروں پہ سے گزرنے سے پرہیز کریں اور نہ کسی قبر پہ پاؤں آنے دیں اور جب مطلوبہ قبر پہ پہنچ جائیں تو اس کے پائنتی جانب سے ہو کر منہ کی طرف ہو جائیں اور ان سے اتنے فاصلے پر بیٹھ جائیں جتنا کہ زندگی میں بیٹھا کرتے تھے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ سرہانے کی طرف سے نہ آئیں کہ میت کے لئے باعثِ ازار بنتا ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آیا ہے۔ اس کے بعد سلام کہیں اس کے بعد قرآن پاک کی جتنی تلاوت کرنی چاہیں کریں۔ اس کے بعد اس کا ثواب صاحبِ قبر کی روح کو بخشیں۔

والدین کی قبروں پہ جانے کا حکم

والدین کی قبروں پہ جا کر ان کے لئے دعائے استغفار کرنا ان کے لئے ایصال ثواب کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی عذاب میں مبتلا ہو تو اولاد جب قبر پہ جب کہ

ایصال ثواب کرتی ہے تو اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور کوئی راحت میں ہو تو اسے مزید راحت میسر آتی ہے۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو پھر ان کی قبر پہ جا کر قرآن خوانی کر کے ان کی روحوں کو بخشا جائے۔ یہ بات ان کے لئے سود مند ثابت ہوگی۔ لہٰذا نیک اولاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک بار ضرور اپنے والد اور والدہ کی قبر پہ زیارت کے لئے جائے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔

وعن محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل جمعۃ غفرلہ وکتب برًا۔ (بیہقی)

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک الفاظ حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ خدا جنت میں ایک نیک بندے کا مرتبہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے۔ پروردگار! مجھے یہ مرتبہ کہاں سے ملا۔ خدا فرماتا ہے۔ تیرے لڑکے کی وجہ سے کہ وہ تیرے لئے استغفار کرتا رہا۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے سب عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین اعمال کے صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

(شرح الصدور)
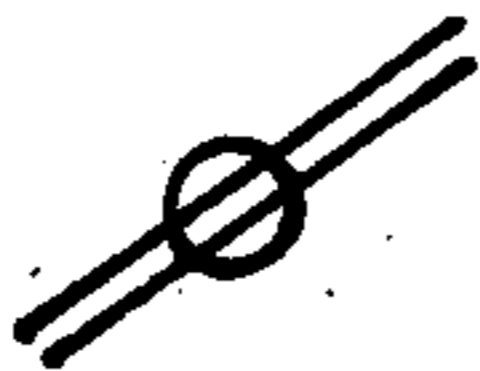
قبور والدین کی زیارت

اسلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ والدین کے فوت ہوجانے کے بعد اولاد ان کی قبور کی زیارت کیا کرے یعنی وہاں بھی اپنی حاضری جاری رکھے اور تلاوتِ قرآن کے ذریعے ان کو ایصال ثواب کرتی رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔

من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل جمعتہ مرۃ غفر اللہ وکتب براً۔ (نوادر الاصول للحکیم ترمذی)	جو ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ زیارت کے لئے حاضر ہوا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اسے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

سیّدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

من زار قبر ابویہ او احدھما یوم الجمعۃ فقرء عندہ یٰس غفر لہ۔ (ابن عدی)	جو شخص بروز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورہ یٰسین تلاوت کرے اسے بخش دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔

من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ ومن کان زوارا لھما زارت الملٰئکۃ قبرہ	جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارتِ قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت زیارت کرے فرشتے اسکی قبر کی زیارت کو آئیں

داناؤں کا قول

بعض داناؤں کا کہنا ہے کہ جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو وہ اپنی اولاد سے خوشی نہیں دیکھ پاتا اور جو اپنے معاملات میں مشورہ نہیں کرتا وہ کامیابی نہیں دیکھ سکتا۔ جو گھر والوں سے حُسن سلوک نہیں کرتا وہ لذتِ عیش سے محروم ہوجاتا ہے۔

اولاد کو نافرمانی کا موقع نہ دینا بہتر ہے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس باپ پر رحم فرمائے جو اپنے بیٹے کے ساتھ فرمانبرداری میں تعاون کرتا ہے یعنی وہ اپنے بیٹے کو ایسی بات نہیں کہتا جس میں اس کی طرف سے نافرمانی کا خطرہ ہو۔ کسی صالح شخص کا قصّہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو کسی کام کے لئے کہتے ہی نہ تھے ضرورت ہوتی تو کسی اور کو کہہ دیتے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے۔ مجھے خطرہ ہے کہ میں کوئی ایسی بات بیٹے سے کہوں اور وہ میری نافرمانی کرے تو دوزخ کے لائق بنے گا اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اپنی وجہ سے اسے دوزخ کا مستحق بنا دوں۔

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطا اور لغزش نہ ہو) اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا اور قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔

(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے دُعا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قبر میں مدفون مُردے کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے چیخ و پکار کر رہا ہو۔ وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا باپ بھائی یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دُعائے رحمت و مغفرت کا تحفہ پہنچے۔ جب کسی طرف سے اس کو دُعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا وما فیہا سے عزیز و محبوب ہوتا ہے اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دُعاؤں کی وجہ سے قبر کے مُردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جا سکتی ہے اور مُردوں کے لئے زندوں کا خاص ہدیہ اُن کے لئے دُعائے مغفرت ہے۔

صاحبِ قبر کے ادب کو ملحوظ رکھنے کی تاکید

قبر پر جا کر صاحبِ قبر کی عزت اور ادب کو اسی طرح ملحوظ خاطر رکھو جس طرح اس کی زندگی میں رکھتے تھے لہٰذا وہاں کوئی ہنسی مذاق والی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ یعنی سنجیدگی اختیار کرنی چاہیئے اور نہ ہی کوئی تحقیر آمیز فعل کرنا چاہیئے جو مومن کے اکرام و شرف کے منافی ہو اس ادب کی سند حضرت عائشہ سے روایت ہے۔

بعض لوگ بظاہر دنیا سے کنارہ کش ہو کر قبرستانوں میں ڈیرہ لگا لیتے ہیں اور وہاں رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ علماء نے ایسے کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ قبرستان کی زمین کو ذاتی استعمال میں لانا درست نہیں ہے کیونکہ قبرستانوں میں رہائش اختیار کرنے سے قبروں کا ادب ملحوظ خاطر نہیں رہتا۔

قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

قبرستان میں یا کسی اور مقام پر قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے یعنی اگر قبرستان میں کوئی جگہ خالی ہو اور آپ اس پر نماز پڑھنا چاہیں تو دیکھ لیں کہ اس کے آگے قبر تو نہیں کیونکہ اگر آگے قبر ہو گی تو نماز نہیں ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان کے بیچ میں جہاں قبریں ہوں نماز نہ پڑھیں البتہ قبرستان کے ساتھ اگر کوئی علیحدہ جگہ صرف نماز کے لئے بنائی گئی ہو جس کے ارد گرد اتنی اونچی چار دیواری ہو جس سے آگے دائیں اور بائیں قبریں نظر نہ آتی ہوں تو وہاں نماز پڑھنا درست ہے۔

عن ابی مرثد کناز بن حصین رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا الی القبور و لا تجلیسوا علیھا۔

حضرت ابو مرثد بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے نہ قبرستان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔

قبرستان کو مٹا کر مسجد بنانے کی ممانعت

اگر کوئی قبرستان یا قبر خود بخود زمانے کے نشیب و فراز کی وجہ سے مٹ گئی ہو اور وہاں قبر معلوم نہ ہو تو اس پر مسجد بنا سکتے ہو کیونکہ اس کا حکم عام زمین کے ضمن میں آجائے گا خود قبروں کو مسمار کر کے یا ان کے اوپر چھت ڈال کر مسجد بنانا خلافِ شرع ہے اور ایسا کرنا باعثِ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے اوپر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

بیان القرآن

مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری تمام اُمت جنّت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کر دیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ جس نے انکار کر دیا سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا وہ انکار کرنے والا ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

حیرت کی بات ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی بہبود کے دعوے دار اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے بے بہرہ ہوں کسی بات کو ان مدعیوں کے سامنے یہ کہہ دینا کہ سُنت کے خلاف ہے گویا برچھی مار دینا ہے ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پیغمبرؐ اسلام کے طریقہ کے خلاف جو بھی شخص کوئی راستہ اختیار کرے گا کبھی بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس تحقیق کے بعد کہ ہر شخص اللہ والوں میں سے ہے اس کے ساتھ ربط کا بڑھانا، اس کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہونا اس کے علوم سے منتفع ہونا۔ دین کی ترقی کا سبب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی امر ہے:

حدیث نبوی

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے جا رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اونٹنی بدکنے لگی۔ کسی نے پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس اونٹنی کو کیا ہوا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ ایک آدمی کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے اس کی آواز سے اونٹنی بدکنے لگی۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ اگر موت کو یاد کیا کرو تو یہ بات نہ ہو۔ کوئی دن قبر پر ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ میں غربت کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں اور جانوروں کا گھر ہوں۔

جب کوئی مومن کامل ایمان والا دفن ہوتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہے تو نے بہت اچھا کہ آگیا ہے۔ جتنے لوگ میری پشت پر (یعنی زمین پر) چلتے تھے تو اُن سب میں مجھے تو بہت محبوب تھا۔ آج تو میرے سپرد ہوا تو میرا حسن سلوک بھی دیکھے گا۔ اس کے بعد وہ اس قدر وسیع ہو جاتی ہے کہ انتہائے نظر تک کھل جاتی ہے اور جنت کا ایک دروازہ اس میں کھل جاتا ہے جس سے وہاں کی ہوائیں خوشبوئیں وغیرہ پہنچتی رہتی ہیں۔

جب کافر، فاجر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ تیرا آنا منحوس اور نامبارک ہے۔ کیا ضرورت تھی تیرے آنے کی۔ جتنے آدمی میری پیٹھ پر چلتے تھے سب میں زیادہ

بُغض مجھے تجھ سے تھا۔ آج تُو میرے حوالہ ہوا تو میرا معاملہ بھی دیکھے گا۔ اس کے بعد اس کو اس قدر زور سے بھینچتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں جس طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالنے سے انگلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں اس کے بعد نوے یا ننانوے اژدہے اس پر مسلط ہو جاتے ہیں جو اُس کو نوچتے رہتے ہیں اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ایک اژدہا بھی اُن میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو قیامت تک زمین میں گھاس نہ اُگے۔

۶ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو قبروں پہ گزر ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک کو چغل خوری کے جرم میں اور دوسرے کو پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں کہ بدن کو اس سے بچاتا نہ تھا۔ ہمارے کتنے مہذب لوگ ہیں جو استنجے کو عیب سمجھتے ہیں، اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ علماء نے پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ بتایا ہے۔ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قبر میں سب سے پہلے مطالبہ پیشاب کا ہوتا ہے بالجملہ عذاب قبر نہایت سخت چیز ہے اور جیسا کہ اس کے ہونے میں بعض گناہوں کو خاص دخل ہے اسی طرح اس سے بچنے میں بھی بعض عبادات کو خصوصی شرافت حاصل ہے چنانچہ متعدد احادیث میں وارد ہے کہ سورۂ تبارک الذی کا ہر رات کو پڑھتے رہنا عذاب قبر سے نجات کا سبب، ہے اور عذاب جہنم سے بھی حفاظت کا سبب ہے اور اللہ کے ذکر کے بارے میں حدیث بالا ہے ہی۔

• ایک حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم جنت کے باغوں میں گزر کرو تو کچھ حاصل بھی کر لیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے باغ کیا چیز ہیں۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علمی مجالس۔

• دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ علماء کی خدمت میں بیٹھنے کو ضروری سمجھو اور علمائے اُمت کے ارشادات کو غور سے سُنا کرو کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ حکمت کے نُور سے مُردہ دلوں کو ایسے زندہ فرماتے ہیں کہ جیسے مُردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے اور علماء دین کے جاننے والے ہی ہیں نہ کہ دوسرے اشخاص۔

• ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ بہترین ہمنشین ہم لوگوں کے واسطے کون شخص ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس کے دیکھنے سے اللہ کی یاد پیدا ہو جس کی بات سے علم میں ترقی ہو جس کے عمل سے آخرت یاد آجائے۔

• ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے بہترین بندے وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ خود حق سبحانہٗ وتقدس کا ارشاد ہے:۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْ مَعَ الصَّادِقِیْنَ ٥

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

ماں باپ کا شکریہ

پھر عام انسان کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں حسن سلوک کی وصیت کی۔ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر نو ماہ تک اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر دو سال تک اپنے دودھ پر پرورش کی۔ ان احسانات کے بدلے میں فرمایا!

اے انسان! ان اشکرلی ولوالدیك الی المصیر (لقمان ۱۴)

میرا بھی شکریہ ادا کر اور اپنے ماں باپ کا بھی کہ بالآخر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس دنیا میں آمد پر اولین شکریہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا ہے جو انسان کا خالق و مالک ہے اور جس کے حکم سے اسے دنیا کی زندگی نصیب ہوئی ہے اور پھر اپنے ماں باپ کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو اس کے دنیا میں آنے کا ظاہری سبب بنے۔

اللہ تعالیٰ کی پہچان، اس کے انعامات اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ فرمایا:۔

وفی انفسکم افلا تبصرون ٥ (الذریت ۲۱)

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرامین کی روشنی میں

مقام والدین

۱۔ ماں باپ، رحمت و شفقت، کرم و عنایت اور مہر و محبت کا پیکر ہیں
(سورۂ یوسف ۸۴۔ بخاری)

۲۔ ماں باپ، اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہیں کہ جس کا کوئی بدل نہیں۔
(بخاری و مسلم)

۳۔ ماں باپ قابلِ قدر و احترام، واجب العزت والاکرام اور لائق خدمت و احسان ہیں گرچہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔
(بنی اسرائیل ۲۴۔ لقمان ۱۴۔ بخاری و مسلم)

۴۔ ماں باپ کی بخشش و مغفرت کے لئے دعا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے خصوصی حکم دیا ہے۔
(بنی اسرائیل ۲۴۔ ابوداؤد)

۵۔ ماں باپ، اولاد کے حق میں مستجاب الدعا ہوتے ہیں گرچہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔
(بخاری شریف)

۶۔ ماں باپ کی دعاؤں کے آگے تقدیر بھی بے بس ہوتی ہے۔
(ترمذی شریف)

۷۔ ماں باپ کی رضا میں اللہ کی رضا اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالےٰ کی ناراضگی پنہاں ہے۔

(ترمذی)

۸۔ ماں باپ کی خدمت و اطاعت سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔

(مسند احمد)

۹۔ ماں باپ کو ایک بار نظر شفقت سے دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے

(شعب الایمان، بیہقی)

۱۰۔ ماں باپ کا شکر ادا کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

(لقمان، ۱۴)

۱۱۔ ماں باپ کے بعض حقوق ان کی وفات کے بعد بھی واجب الادا رہتے ہیں

(ترمذی شریف، ابن ماجہ)

۱۲۔ ماں باپ کے سامنے اظہارِ ذلت و کمتری کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

(بنی اسرائیل، ۲۴)

۱۳۔ ماں باپ کے نافرمان کو موت سے پہلے بھی اس جہاں میں ضرور سزا ملتی ہے

(شعب الایمان و بیہقی، مستدرک حاکم)

۱۴۔ ماں باپ کے نافرمان پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔

(داری، مسند احمد، نسائی)

۱۵۔ ماں باپ کے حکم پر بیوی کو طلاق دینا واجب ہے بشرطیکہ سبب شرعی ہو

(ترمذی شریف)

۱۶۔ ماں باپ کی خدمت کا فریضہ جہاد میں جان قربان کرنے جیسے فرض پر بھی مقدم ہے۔

(بخاری ومسلم)

۱۷۔ ماں باپ کے قدموں کے پاس اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا مجموعہ "جنت" ہے۔

(نسائی)

۱۸۔ ماں باپ کی خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت جیسے اعلیٰ مرتبہ پر مقدم ہے۔

(واقعہ اویس قرنی از حاشیہ مشکوٰۃ غزنوی)

۱۹۔ ماں کی آنکھوں کو سکون بخشنے کے لئے اللہ نے حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو فرعون کی قتل وغارت گری سے محفوظ رکھا۔

(طٰہٰ، ۴۰)

۲۰۔ ماں ہی کی دعاؤں کے سبب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے نرمی سے کلام کرتا تھا۔

(بحوالہ رسالہ، ماں ص ۲۱)

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی مکمل طور پر خدمت واطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

ترجمہ: سُوْرَۃُ الْکَوْثَر

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بندے کو سب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز کے فضائل

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ جب بندۂ مومن نماز پڑھنے کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہتا ہے تو جان کنی (یعنی موت کا وقت) کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے اور پھر جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرما دیتے ہیں اور چار ہزار برائیاں مٹا دیتے ہیں اور چار ہزار درجے بلند فرما دیتے ہیں اور جب کہتا ہے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ (ثنا پڑھتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے فراخ (کشادہ) ہو جاتی ہے اور جب سورۂ فاتحہ اَلْحَمْدُ شریف پڑھتا ہے تو گویا اس نے حج و عمرہ ادا کیا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو گویا اُحد کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہے اور جب کہتا ہے اللّٰہُ اَکْبَر تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا

والا ہے اور پھر جب کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تو اس نے گویا ہر ایک مقدس کتاب جس کو اللہ تبارک تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا "پڑھ لی ہے"۔ اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نگاہِ رحمت فرماتا ہے اور پھر جب سجدہ کرتا ہے تو اُس نے قرآن کریم کی سورتوں کے حروف کی تعداد کے برابر راہِ خدا میں غلام آزاد کئے اور جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں اس قدر نیکیاں درج فرماتا ہے کہ جس قدر انسان اور جن و شیاطین کی مقدار ہے اور پھر جب سلام پھیرتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں۔

کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو فرائض کے بعد نوافل کی کثرت کی توفیق ہو اور یہ دولت نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اور سب امت مسلمہ کو بھی نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(تذکرۃ الواعظین)

بے نماز کا چہرہ کالے سور کی طرح ہوتا ہے

روی ان النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم جلس یوما مع اصحابہ وجاء شاب من العرب الی باب المسجد وھو یبکی فقال ما یبکیک یا شاب فقال یارسول اللّٰہ مات ابی ولم تکن لہٗ کفن ولا غاس نامر النبیّ ابابکر وعمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فذھبا۔ الی المیت فرأہٗ مثل الخنزیر الاسود فرجعا الی النبیّ علیہ السّلام فقال مارأیناہ الا مثل الخنزیر

الاسود یارسول اللہ فقام الی الجنازۃ فدعا فصار المیت
علی صورتہ الاولیٰ وصل علیہ الصلوٰۃ وارادوالد
فمن فرأی کانخنزیر الاسود فقال یاشآن ای عمل کان
یعمل الوک فی الدنیا فقال کان تارک الصلوٰۃ فقال
کان تارک الصلوٰۃ فقال یاصحابی انظروھال من ترک
صلوٰۃ ینصتُ اللہ یوم القیمۃ مثل الخنزیر الاسود نعوذ
باللہ تعالیٰ منہا (بہجۃ الانوار)

روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک صحابی کے
ہمراہ بیٹھے تھے اور ایک نوجوان عرب روتا ہوا مسجد کے دروازے پر آیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے پوچھا! اے جوان تو کیوں روتا ہے۔ اس
نے کہا میرے والد نے وفات پائی ہے اور اس کو کفن وغسل دینے والا
کوئی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر
رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو حکم دیا۔ پس یہ دونوں مُردے کے پاس گئے۔ دیکھا کہ
وہ کالے سور کی طرح ہے پس دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم نے اس کو کالے سور کی طرح دیکھا پس نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس کے جنازہ کے قریب کھڑے ہوکر دُعا مانگی جس
سے مُردہ اپنی اصلی حالت میں آگیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
کی نمازہ جنازہ پڑھی۔ لوگوں نے اس کو دفن کرنا چاہا مگر پھر وہ کالے سور کی طرح
ہوگیا۔ تب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے نوجوان تیرا باپ
دنیا میں کیا کرتا تھا۔ نوجوان نے کہا۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ بے نمازی
تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! اے میرے اصحابؓ دیکھو بے نمازی

کا حال۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے نمازی کو کالے سور کی طرح اٹھائے گا
اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو سیدھی راہ پہ
چلائے اور نماز پڑھنے کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(بہجۃ الانوار)

مُشکلات پر صبر کرو اور نماز کے ذریعے سے مدد مانگو۔ اللہ کا ارشاد ہے۔
صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"
(البقرہ۔۱۵۳)

انسان فانی ہے۔ دنیا چند دنوں کا میلہ ہے یوں سمجھ لیجئے کہ
ان کا دُنیا میں آنا جوگی والی پھیری اے۔ لہٰذا نماز پابندی سے پڑھو۔

نماز سے مت کہو کہ میں نے کام کرنا ہے
کام سے کہو کہ میں نے نماز پڑھنی ہے

میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

اِک بُلبل اِک باغ دے اندر آہلنا رہی سی بناندی
اَجے نہ چڑھیا توڑ محمدؔ اُڈ گئی اے کُرلاندی

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس میں ابتداء سے آخر تک ہر مقام پر سالک راہ حق پاتا ہے اور اسے حق کے مقامات نظر آتے ہیں۔

(کشف المحجوب فارسی ص۔ ۲۶۳)

ملک الموت سے گفتگو

حضرت ابوالحسن محمد بن اسماعیل خیر النساج علیہ الرحمۃ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو اتفاق سے اس وقت نماز کا وقت بھی ہو گیا موت کی بے ہوشی نے جب ذرا مہلت دی تو آنکھ کھولی اور دروازے کی طرف دیکھ کر فرمایا!

قف فانما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت به لا یفوتک وما امرت به وھو شی یفوتنی فدعنی امضی فیھا امرت بہ۔

ٹھہر جا! تم بھی اللہ تعالیٰ کے مامور بندے ہو اور میں بھی مامور ہوں جو تمہیں حکم ملا وہ ٹلنے والا نہیں مگر مجھے جو (نماز) مغرب کا حکم دیا گیا ہے وہ جا رہا ہے۔ مجھے تھوڑی سی مہلت دو، تاکہ میرے ذمہ جو حکم ہے (نماز) وہ ادا کر لوں پھر تم کو جس کا حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کر لینا۔

شیخ کا مقام

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے!

الشیخ فی قومہ کالنبی اُمتہ

شیخ کی اپنی جماعت میں وہ حیثیت ہے جو نبی کی اپنی اُمت میں۔

(کشف المحجوب ص ۱۵۹)

داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے

خرقہ پہنانے والا میدان طریقت میں اتنی قوت کا مالک ہوتا ہے کہ ایک ہی نگاہ شفقت سے بیگانے کو آشنا کر دے اور اگر یہ خرقہ کسی گنہگار کو پہنا دے تو وہ اولیاء اللہ میں سے ہو جائے۔

(کشف المحجوب ص ۱۶۱)

توبہ

جب بندہ اپنے بُرے حال اور بُرے افعال پر غور و فکر کرے۔ اور اس سے نجات چاہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اسباب توبہ آسان کر دیتا ہے پھر اُسے اس کے گناہوں کی شامت سے رہائی دیتا ہے اسے اطاعت کی حلاوت عطا فرماتا ہے۔

(کشف المحجوب فارسی ص ۲۵۹)

شب براٰت کے نوافل

چودہویں شعبان کو غروب آفتاب کے وقت

جو کوئی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ چالیس بار اور درود شریف سو بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے گناہ بخش دے گا اور اس کی خدمت کے لئے چالیس جنتی حوریں مقرر فرمائے گا۔

(انتخاب فضائل شب براٰت)

مغرب کی نماز کے بعد

معمولات اولیائے کرام سے ہے کہ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رکعتوں سے پہلے نیت میں یہ شامل کریں کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ دو رکعت میں بلاؤں سے حفاظت اور اس کے بعد والی دو رکعتوں کے لئے اللہ عزوجل اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے کی نیت کرے۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ شریف یا ایک بار سورہ یٰسین شریف پڑھیں بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیں کہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ اس کے بعد دعائے نصف شعبان پڑھیں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

شعبان المعظم کی پندرہویں رات بیری (یعنی بیر کے درخت) کے سات پتے پانی میں جوش دے کر (جب نہانے کے قابل ہو جائے) تو غسل کرے۔ انشاءاللہ

تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵ تاریخ کے روزے کی فضیلت

جتنا ممکن ہو شبِ برأت کو عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں اور دن کو روزہ رکھیں" انیس الواعظین" میں ہے کہ جو کوئی پندرھویں شعبان کو روزہ رکھے اس کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

توجہ فرمائیے

شبِ برأت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو چودہ شعبان کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اعمال نامے کے آخری دن بھی روزہ ہو۔

قبر پہ موم بتیاں جلانا

شبِ برأت میں قبرستان جانا سُنّت ہے (عورتوں کو اجازت نہیں) قبروں پر موم بتیاں اور اگر بتیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اجالا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتیاں جلانا جائز ہے مزارات اولیاء کے پاس چراغ جلانا جائز ہے

سگِ مدینہ کی درخواست

الحمدللہ سگِ مدینہ عفی عنہٗ کا سال ہا سال سے شبِ برأت میں چھ نوافل ادا کرنے کا معمول ہے مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فرض و واجب نہیں اور مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی ممانعت نہیں۔ لہٰذا تمام بھائی لوگوں کو ترغیب دلا کر نوافل کا اہتمام فرمائیں! اسلامی بہنیں اپنے گھروں میں یہ نوافل ادا کریں۔ (ملک محمد اشرف نقشبندی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

تیرا اصلی گھر قبر ہے جو تجھ کو ہر روز تین تین پکارتی ہے

کہ اے فرزندِ آدم
میں وحشت کا مکان ہوں

میں تنہائی کا مقام ہوں
میں اندھیری کوٹھڑی ہوں

میں خاک اور دھول سے پُر ہوں
میرے اندر سانپ ہیں، بچھو ہیں

تُو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے
میرے اندر آکر تُو ہل بھی نہ سکے گا

تُو میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہے
میرے اندر تجھے کیڑے کھائیں گے

تو میری پیٹھ پر دن رات گناہ کرتا ہے
میرے اندر آکر سخت عذاب پائیگا

تو میری پیٹھ پر ہنستا کھیلتا ہے
میرے اندر روئے گا، چلائے گا

تو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے
میرے اندر سخت غمگین ہوگا

تو میری پیٹھ پر غرور اور تکبر کرتا ہے
میرے اندر سخت ذلیل وخوار ہوگا

تو میری پیٹھ پر دوستوں آشناؤں کیساتھ چلتا ہے
میرے اندر بالکل اکیلا اور تن تنہا ہوگا

تو میری پیٹھ پر بُرے عمل کرتا ہے
میرے اندر تجھے بُرے عملوں کی نسبت سوال ہوگا

تو میری پیٹھ پر فضول بکواس کرتا ہے
میرے اندر چپ چاپ اور گونگا ہوجائیگا

تو میری پیٹھ پر اپنی حالت میں مست ہے
میرے اندر آکر حیران وپشیمان ہوگا

اَبْ تو جاگ

میری پیٹھ پر مہلت کو غنیمت جان اور نیک عمل کر لے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کو اپنا مونس بنا۔ نمازِ تہجد کو میرا چراغ تیار کر کے ساتھ لا۔ خوف الٰہی سے روتا رہا کثرت سے ذکر الٰہی کرتا رہ۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه

تاکہ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب تم پر آسان ہو جائیں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار عقیدت و محبّت و عشق

بندہ پروردگارم اُمت ما احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علیؓ

مذہب حنفیہ دارم مِلّت حضرت خلیلؑ

خاک پائے غوث الاعظم زیرِ سایہ ہر ولی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

مَولاے صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّم

جنّت کا داخلہ

ایک مرتبہ حضرت مُحمّد مُصطفٰےصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنّت کا ذکر فرمایا اور اس کی خوبیاں اور وسعتیں بیان فرمائیں۔

"ایک صحابی جو مجلس میں حاضر تھے بے تابی سے بولے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم" جنّت کس کو ملے گی "

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا!

(۱) جس نے خوش کلامی کی۔

(2) بھوکوں کو کھانا کھلایا۔

(3) اکثر روزے رکھے۔

(4) اِس وقت نماز پڑھی جب دُنیا سوتی ہے۔

تمہارا نام محمّد خُدا نے خود رکھا ہے
تمہارے نام سے افضل کسی کا نام نہیں

تسبیح تراویح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ

پاک ہے وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت

وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ

اور قدرت والا اور بڑائی اور دبدبے والا پاک ہے

الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ

بادشاہ حقیقی زندہ جو سوتا نہیں اور مرے گا نہیں

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ

بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور پروردگار فرشتوں

وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

اور روح کا الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

ہماری معیاری اور مفید مطبوعات

- ☆ حقیقت گیارہویں شریف
- ☆ تذکرہ اولیاء جدید
- ☆ قصص اولیاء جدید
- ☆ ذکر حبیبؐ
- ☆ سورۃ یٰس سے پریشانیوں سے نجات
- ☆ سورۃ مزمل سے پریشانیوں سے نجات
- ☆ سورۃ فاتحہ سے پریشانیوں سے نجات
- ☆ وظائف نادعلی
- ☆ وظائف اولیاء
- ☆ عملیات اولیاء
- ☆ قرآنی علاج
- ☆ ماں کی عظمت
- ☆ باپ کی شفقت
- ☆ کربلا کا منظر
- ☆ سولہ معجزے
- ☆ گلزار تعویزات
- ☆ کرشمہ عملیات
- ☆ جنت کی راہداری
- ☆ سیرت بابا فرید گنج شکرؒ
- ☆ سیرت لال شہباز قلندرؒ
- ☆ ابیات باہو
- ☆ لذیذ کھانوں کی گائیڈ
- ☆ نادعلی سے مشکلات کا حل
- ☆ عملیات اشرف
- ☆ اقوال اولیاء
- ☆ حل المشکلات
- ☆ خزینہ وظائف عملیات
- ☆ عملیات نورانی
- ☆ سات معجزے
- ☆ چوبیس معجزے

شمع بک ایجنسی الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور